



اٹھار حصوں اجلاس

سرکاری رپورٹ

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۱۱ ستمبر ۱۹۹۹ء برطابن ۲۹ جمادی اول ۱۴۲۰ ہجری

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	بلاورت قرآن پاک و ترجمہ۔	۲
۲	وقد سوالات (رخصت کی درخواستیں)	۳۴-۵
۳	زیر و آور	۳۶
۴	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	۵۲
۵	۱۔ بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۰۸۔	
۶	۲۔ بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۳۲۔	
۷	۳۔ بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۳۳۔	
۸	۴۔ بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۵۷۔	
۹	۵۔ بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۶۷۔	
۱۰	۶۔ بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۷۷۔	
۱۱	۷۔ بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۸۷۔	
۱۲	۸۔ بلوچستان (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۹۷۔	
	مسودہ قانون پیش ہوئے اور متعلقہ اشیاء نگہ کیتیں کے پرداز ہوئے۔	

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اخوار وال اجلاس مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۹۹ء بمقابلہ ۲۹ جمادی الاول ۱۴۲۰ ہجری بروز ہفتہ ۳۔ جگر پھیں منٹ پر زیر صدارت جناب اپنیکر میر عبدالجبار خان بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئے میں منعقد ہوا۔

خلافت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ

حَمْدُ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَرَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ وَبَرَكَاتُ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَرَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ وَبَرَكَاتُ الرَّحِيمِ  
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نُشَفِّعُ إِنَّكَ نَاصِرُ الْمُصْرِفِ الْمُتَقْيَمُ بِصَرَاطِ الْذِينَ  
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ هُنَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِمْ هُنَّ الظَّالِمُونَ هُنَّ

ترجمہ - یہ مرح کی ساتھی اللہ تعالیٰ کے نامے ہیں جو تمام کائنات غلطت کا پورا کار ہے، جو رحمت والا ہے اور جس کی رحمت تمام خلوقات کو اپنی بخششی سے مکمل کر دی ہے۔ جو ان دن کا مالک ہے، جس دن کاموں کا بدل لوگوں کے ہے میں آئے گا۔ (خدا! ہم صرف تمہیں ہندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد ملتے ہیں۔ (خدا!) ہم پر (سعادت کی) سیدھی را کھول دے۔ وہ رہ جوان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر رئے الخاں کیا۔ ان کی نہیں جو پہنچا رے گئے اور نہ ان کی بورا را سے بچ گئے۔

جناب اپنیکر: (وقہ سولات)۔ عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۲۱۸ دریافت فرمائیں۔

## ۲۱۸ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر سینئر ری امبوگیشن از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) کیم جولائی سے تا حال صوبہ میں مذہل سے اپ گرید کردہ ہائی اسکولوں کے نام، ان اسکولوں میں کلاس و ارگل طلباء اور درکار کم از کم شرائط کی مطلع وارتفصیل دی جائے۔

(ب) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ کے دوران کل کس قدر مذہل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دینے کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے۔ مجوزہ اسکولوں کے نام، مذہل کلاسز اور طلباء کی تعداد، نیز درکار کم از کم شرائط کی مطلع وارتفصیل دی جائے۔

وزیر سینئر ری امبوگیشن:

(الف) کیم جولائی ۹۹-۱۹۹۸ کے دوران صوبہ میں جن مذہل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دیا گیا ہے۔ ان کی تعداد اور ناموں کی تفصیل بعد شرائط مطلع وارجسٹ ذیل میں ہے۔

نمبر شمار	مطلع ارجسٹ	اسکول کا نام	شرائط و طلباء کی تعداد
۱	کوئٹہ	ہائی اسکول سردار احیا خان	ششم ہفتم ہشتم نهم تعداد ۳۰۳ ۵۲ ۵۲ ۱۵۲
۲	لوارالائی	ہائی اسکول کلی شہبوزی	۱۱۵ ۲۵ ۳۳ ۵۷
۳	قلعہ	ہائی اسکول ملک فیض اللہ	۶۳ ۲۰ ۱۸ ۲۵
	عبداللہ	جان ترین سکی	
۴	ضلع کوہلو	ہائی اسکول حاصدان	۳۶ ۱۱ ۱۱ ۱۳
۵	کوہلو	ہائی اسکول کلی میر نور احمد	۷۰ ۲۳ ۳۰ ۱۷

۱	ڈیرہ گنڈی	ہائی اسکول تواب دین کالونی	۱۲	۳۹	۱۱	۷۸
۷	خاران	ہائی اسکول توتا زادی	۵۶	-	۱۷	۲۱
۸	ژوب	ہائی اسکول گردابا برد	۲۷	-	۲۳	۲۳
۹	جعفر آباد	ہائی اسکول محمد حسن جمالی	۲۳	-	۱۸	۲۳
۱۰	بارکھان	ہائی اسکول وٹا کری	۳۷	-	۱۵	۱۳
۱۱	بارکھان	ہائی اسکول ہمیم صدی خان	۴۰	-	۲۱	۲۰
۱۲	بارکھان	ہائی اسکول منی بغاڑ	۳۶	-	۱۰	۱۳
۱۳	تریت	ہائی اسکول ہبلو بلیدہ تربت یوانز ۲۸۰ رگر لز ۳۰ یوانز رے گر لز ۱۵۲	۸۵	-	۲۵	۱۵۲

### گرلز ہائی اسکولز:

نمبر شمارہ ضلع	اسکول کا نام	شراکٹ و طلباء کی تعداد
۱۔ ضلع کوئٹہ	گرلز ہائی اسکول مومن آباد	ششم - هفتم - هشتم - نهم - کل تعداد ۱۵۲ ۱۹۳ ۱۹۳ ۱۹۲ ۵۳۱
۲۔ کوئٹہ	گرلز ہائی اسکول کلی شیخان	۱۳۳ - ۱۲ ۲۲ ۲۲
۳۔ کوئٹہ	گرلز اسکول اشاف کانچ کیٹ	۷۰ - ۱۵ ۲۸ ۲۷
۴۔ ضلع پیشین	گرلز اسکول بلوزی	۲۱ ۸ ۱۱ ۱۳ ۲۹
۵۔ لورا لائی	گرلز ہائی اسکول لورا لائی کیٹ	۱۱۰ - ۲۲ ۳۶ ۵۰
۶۔ ضلع سی	گرلز ہائی اسکول سی ناؤن	۱۳۵ - ۳۸ ۳۶ ۶۱
۷۔ زیارت	گرلز ہائی اسکول کواس غربی	۳۰ - ۰۲ ۰۸ ۱۸
۸۔ مستونگ	گرلز ہائی اسکول پیپک	۱۱۷ - ۳۸ ۳۰ ۳۹

۹۔ خضدار	گرلز ہائی اسکول بخشش	۲۱	۳۰	۱۹	۷۰
۱۰۔ جعفر آباد	گرلز ہائی اسکول مانچھی پور	۱۳	۱۷	۱۲	۲۲
۱۱۔ تربت	گرلز ہائی اسکول ایسر	۵۲	۳۲	۲۲	۱۱۰
۱۲۔ نجفور	گرلز ہائی اسکول سوردو	۳۱	۲۲	۳۱	۱۱۶

(ب) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران حکومت نے کل ۱۳ ارب ایکڑ اور ۱۲ ارب گرلنڈ مل اسکولوں کو ہائی کا درج دیئے کامنہوبہ تیار کیا تھا۔ جن کی جزو (الف) میں دی گئی ہے۔

جناب اپیکر: جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

سردار سترام سنگھ: جناب اپیکر میرا یک مختصر سوال ہے صفحہ نمبر ۳ پر یہ میں نمبر ۱۱ بار کھان میں تین اسکول ان کو مذکور سے ہائی کا درج دیا گیا ہے ان کی تعداد جو ہے طلبہ کی ۳۷ ہے تو اس پر ۳۷ طلبہ کیلئے مذکور کو ہائی کا درج دینا اتنے اخراجات کو خرچ کرنا زیادتی نہیں ہے۔

سردار عبدالرحمن کیتھران: جناب اپیکر اس میں یہ جواز پیدا ہوتا ہے چونکہ بچے اس وقت زیادہ تھے۔ بار کھان ایک پسمند و ملاطفہ ہے اور دراز ایک ہائی اسکول بار کھان میں تھا اور دوسرا پچھاں میں دراز ایک ہائی اسکول تھا پھر درمیان میں کوئی پچھیں میں ہی نہیں تھا۔ تو ہم نے یہ ضرورت محسوس کی آپ اگلے صفحہ پر دیکھ سکتے ہیں انہوں نے گرلز اسکول نہیں لیا ہے تو اس قسم کے کوئی قانونی پابندی نہیں ہے اور ہمارے طرف وہ حالات نہیں ہے کہ ذیرہ بگئی کی طرح ہم جو ہے جعلی اندر راجات کرائے اور یہ بچوں کا حق بنتا ہے اس پر کوئی ایسے قانون نہیں ہے کہ کوہلو میں ۳۶ ہے اور اس طریقہ سے قائد عبداللہ ۳۶ ہے ۷۰ ہے ۱۷ ہے ۲۳ ہے۔

سردار سترام سنگھ: جناب اپیکر یہ بالکل زیادتی ہے ہائی اسکول کے اسٹاف ۲۵-۲۷ راساتنڈہ ہوتے ہیں تو ۲۷ راساتنڈہ اور ۳۷ بچے کی بھاش کا انصاف ہے۔

سردار عبدالرحمن کیتھران: کوئی ۲۵-۳۶ راساتنڈہ نہیں ہوتے ہیں ہائی اسکول کے کل

سات اساتذہ تھے ہمارے ساتھ جو دیے ہیں۔ ذیرہ بکٹی میں تو ۷۴ ہے یہ تو ذیرہ بکٹی میں سارے اعداد  
و شمار اس کے پاپولیشن بھی جعلی۔

سردار ستر ام سنگھ: جناب اپنیکر یہ فہرست کا جواب نہیں ہے یہ سراسر زیادتی ہے تو اس سے میں مطمئن  
نہیں ہوں۔

جناب اپنیکر: ٹکری۔ دوسرا سوال۔

X ۱۸۷ میر محمد اسلام لکھنی:

کیا وزیر یونیورسٹی ایجوکیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال ۹۹-۱۹۹۸ء سے تا حال کل کس قدر بواز اور گرزر مڈل اسکولوں کو ہائی اور پر امری  
اسکولوں کو مڈل کا درج دیا گیا ہے۔ نیز کس قدر نئے پر امری اسکول کی منظوری دی گئی ہے۔ اور مڈل  
اسکول پر جیکٹ کے ذریعے کتنے مڈل اسکول قائم کئے گئے ہیں۔ مطلع وار تفصیل دی جائے۔  
وزیر پر امری ایجوکیشن:

سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران کل ۲۵ مڈل اسکولوں کو ہائی کا درجہ دیا گیا۔ جن کی مطلع وار  
تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	صلح	بواز	گرزر
۱	کوئٹہ	۱	۳
۲	قلعہ عبدال	۱	-
۳	پشاور	-	۱
۴	لوہ라 لائی	۱	-
۵	کوہاٹ	۲	-
۶	ڈیرہ بکٹی	-	۱
۷	خاران	-	۱

نمبر شار	صلح	بواز	گرزاں	-	-
۸	ثوب	-	-	-	-
۹	جعفر آباد	-	-	-	-
۱۰	بارکھان	-	-	-	-
۱۱	بکی	۳	-	-	-
۱۲	زیارت	-	-	-	-
۱۳	مستونگ	-	-	-	-
۱۴	خضدار	-	-	-	-
۱۵	نجکور	-	-	-	-
۱۶	تریت	-	-	-	-
کل میران	۱۲	۱۳	۱۲	-	-

مذکور اسکول پروجیکٹ کے تحت پرائمری اسکولوں کو مذکور کا جو درجہ دیا گیا تھا۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شار	صلح	بواز	گرزاں	-	-
۱	کوئٹہ	۵	۱	-	-
۲	پیشمن	۵	۲	-	-
۳	قلعہ عبداللہ	۳	۱	-	-
۴	چانچی	۳	۱	-	-
۵	لورالائی	۲	۱	-	-
۶	بارکھان	۱	۱	-	-
۷	ثوب	۱	۲	-	-

نمبر شمار ضلع

گرگز بوائز ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶

قلعہ سیف اللہ

موئی خیل

سی

کوبلو

زیارت

ذیرہ گنڈی

نصر آباد

بولان

جعفر آباد

جمل مکسی

خضدار

مستونگ

قلات

آواران

سلیمان

ترہت

چنگور

خاران

گواور

ٹوٹل

۵۶ ۲۲

جناب اپنیکر: میر محمد اسلم کچھی next question

جی کوئی ضمنی سوال ہو کسی کا۔ taken as read

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب میر ایک ضمنی ہے جناب یہ ذرا بتائیے کہ ضلع بارکھان میں کتنے بوائز اور گرلز اسکول ہیں اور یہی میں تین اسکول کہاں کہاں ہیں۔

سردار عبدالرحمان کیتھران: ضلع بارکھان میں ۱۹۹۹ء میں پھیس اسکول ہوئے۔ اس میں ایک بھی نہیں ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں یہ پوچھ رہا ہوں بارکھان میں اس سال ۹۸-۹۹ء میں آپ نے وہاں کیا دیا ہوا ہے۔

سردار عبدالرحمان کیتھران: کوئی اسکول بارکھان میں نہیں کھولا ہوا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: سبی میں تین اسکول مڈل اور ہائی اسکول کہاں بنایا ہے۔

سردار عبدالرحمان کیتھران: یہ میں پتہ نہیں ہے کہ کہاں کھولا ہے ہم پوچھ کر آپ کو بتا سمجھے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اپنیکر ایک سوال پشین کے حوالے سے کہ پشین میں کون سا اسکول کو ہائی کا درجہ دیا گیا ہے۔

سردار عبدالرحمان کیتھران: جناب اپنیکر یہ صفحہ نمبر ۲ میر مل نمبر ۳ پر دیکھئے بھلوڑی میں ہوا ہے

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: پشین میں پر اندری اسکولوں کو مڈل کا درجہ دیا ہوا ہے بوائز دو ہیں اور گرلز پانچ ہیں۔ کہاں کہاں ہیں۔

سردار عبدالرحمان کیتھران: بالکل تفصیل دیتے آپ کو۔

جناب اپنیکر: دوسرا سوال۔

X۲۶۷ سردار ستام سنگھ:

کیا وزیر پر اندری انجوکیشن از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

بھرتی سے پابندی اٹھنے کے بعد می ۹۵ء تک محکمہ متعلقہ میں گرید اتا گرید ۶۲ اسک کہاں کہاں

پر کس قدر بھرتیاں ہوئی ہیں۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر پر ائمہ ایجوبیکش: (جواب موصول نہیں ہوا)

سردار عبدالرحمان کیتھران: Answer taken as read.

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سردار سترام سنگھ: جناب اسپیکر صفحی سوال ہے ایک تو یہاں کوئی تفصیل نہیں دی گئی ہے میں نے ضلع وار تفصیل مانگی ہے کہ کہاں کہاں بھرتیاں ہوئی ہیں۔ نمبر انہر ۲ یہ ہے کہ یہ جو بھرتیاں ہوئی ہیں آیا میرٹ کے بنیاد پر ہوئی ہے یا سایا کی بنیاد پر۔

سردار عبدالرحمان کیتھران: سر آپ اسکو چیک کریں اس میں باضابطہ تفصیل ہے جہاں جتنی بھرتیاں ہوئی ہیں۔ میرے پاس تفصیل نہیں ہے۔ ان بھرتیوں کی۔

سردار عبدالرحمان کیتھران (وزیر تعلیم پر ائمہ) : آپ کا سوال ہے آپ کے پاس تفصیل ہونی چاہیے۔ یہ دیکھیں ضلع وار تقریبی Anexcher جو آخر میں لگا ہوا ہے اس کے پہلے صفحہ پر دیکھیں۔

سردار سترام سنگھ: میں نے دیکھا ہے نہیں ہے۔

سردار عبدالرحمان کیتھران (وزیر تعلیم پر ائمہ) : آپ کو جواب نہیں ملا ہے آپ اسپیکر صاحب سے پوچھیں۔ میرا تو تصور نہیں ہے۔ آپ اس کو دیکھ لیں۔

جناب اسپیکر: آخر میں لگا ہوا ہے۔

سردار عبدالرحمان کیتھران (وزیر تعلیم پر ائمہ) : آواران چودہ۔ نو۔ سب تفصیل لکھا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: نسلک ہے آپ کے پاس ہے۔

سردار سترام سنگھ: جناب اسپیکر یہ قاعدے کے تحت بھرتیاں کی گئی ہیں۔

جناب اسپیکر: دوسرا سوال ہے کہ قاعدے کے تحت بھرتیاں کی گئی ہیں۔

سردار عبدالرحمن کیتھران (وزیر تعلیم پرائزیری) : اس میں ہاں نہیں ہے۔ ان کا کیا سوال ہے۔

سردار سترام سنگھ: کیا قاعدے کے تحت بھرتیاں کی گئی ہیں۔

سردار عبدالرحمن کیتھران (وزیر تعلیم پرائزیری) : جناب اس میں تھوڑی سی وضاحت ہے کہ 1996-1997 میں جو پیٹی سی فریڈنڈ پیچے ہمارے لئے تھے اس کے بعد ان کے باضابطہ نیست انترو یو ہوئے۔

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر) : جناب اسمبلی احاطے کے باہر ایک جلوس آیا ہے بلوچستان نیشن پارٹی کا جو ایف سی کے سوراب کے واقعہ اور نفتان میں پیش آنے والے واقعات کے متعلق جس میں کافی قیمتی جائیں ضائع ہو سیں وہ پلے کارڈ اور بیزراخانے ہوئے اسمبلی کے باہر ان کا مظاہرہ ہے وہ چاہتے ہیں کہ ایف سی کے حوالے سے حکومت اس کے لئے فوری اقدامات کرے تو میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ اسمبلی کے ممبران باہر بھیجنیں تاکہ وہ ان سے بات چیت کرے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل : جناب ہم اس کی تائید کرتے ہیں اسمبلی سے حکومت کے اور اپوزیشن کے نمائندے جائیں اور ان کا میموریڈم جو ہو بات کریں۔

جتناب اپنے میر: میں لیڈر آف دی باؤس کی توجہ مبذول کرنا چاہوں گا اور گزارش کروں گا اگر بہتر سمجھتے ہیں مولانا امیر زمان صاحب۔ جناب بسم اللہ خان کا کڑ صاحب۔ سردار صالح محمد بھوتانی صاحب۔ عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب آپ سے گزارش ہے چلے جائیں۔

میر جان محمد جمالی (قادی ایوان) : جناب جو میرے دوست جائیں گے میں ان کو عرض کرتا چلوں کہ جس سہی کورٹ راجہ فیاض صاحب کو اس سلسلے میں مقرر کر دیا گیا ہے۔ جو ذیشل انکو ازیزی کرنے کے لئے اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر جن کی اموات ہوئی ہیں، مشمول نفتان کے واقعہ Human train ground پر اس کا معاملہ بھی دے رہے ہیں۔ ان کی مدد کے لئے دو دولائک جو نوت ہوئے ہیں اور پچاس پچاس ہزار جو زخمی ہوئے ہیں۔ یا آپ کی اطلاع کے لئے ہے۔

**جناب اپنیکر:** اس کا جو نوٹیفیکیشن ہو گیا ہے اس کی کاپی ان کو دے دیں۔

**سردار محمد اختر میسٹر:** جناب اس کی بات تو ہم نے زیر آور میں کر لیں یعنی کچھ خدشات ہیں وہ میں عرض کرنا چاہوں گا۔

**جناب اپنیکر:** یہ معزز اراکین کو جو موقع فرما ہم کیا ہے وہ ہوا تھیں۔

**سردار عبدالرحمان گھیریان (وزیر تعلیم پرائمری):** سردار صاحب اس کی طرف سے نہائندگی کر لیں۔

**سردار محمد صالح بھوتانی:** جناب میری جگہ کسی اور کو صحیح دیں۔

**جناب اپنیکر:** سردار شمار صاحب پڑے جائیں۔ فی الحال وقفہ سوالات کو محظل کرتے ہیں۔ کارروائی تھوڑی دیر کے لئے رکی رہی۔

**جناب اپنیکر:** وزیر تعلیم۔

**سردار عبدالرحمان گھیریان (وزیر تعلیم پرائمری ایمبوکیشن):**

جناب والا اس کی تکملہ وضاحت یہ ہے کہ بھرتیوں پر پابندی تھی ہماری جان جمالي صاحب کی حکومت کو کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے پانچ سال کی یہ پابندی اٹھادی ہے اور ہماری مسلم لیگ کو کہ اس نے یہ پانچ سال کی پابندی اٹھادی ہے ہم نے بھرتیوں کو شروع کیا اور میراث لشیں بنی قاعدے قانون کے مطابق کام ہوا۔ میراث لشیں تیار کی گئیں اور 1998 میں جو پیٹی سی ٹریننگ کر کے لڑکے ہیں اس میں ان کی بھی بھرتیاں کی ہیں قاعدے کے مطابق اخباروں میں دیا گیا۔ لیکن پریم کورٹ کے حکم کے مطابق ثیسٹ انسرویون ہوئے اس پر کوئی ایک آدمی ہائی کورٹ میں چلا گیا ہائی کورٹ نے کارروائی شروع کی اور سیکریٹری تعلیم نے ایک لست مرتب کر کے ایک کاپی ہائی کورٹ کو دے دی جو بھرتی ہوئی اس کاریکارڈ ایمبوکیشن کی سائید پر جو ثیسٹ انسرویون میراث لست پر تھے ان کو بھی ٹرمینیٹ کر دیا۔ سیکریٹری کے اس حکم پر ہائی کورٹ نے کوئی فیصلہ نہیں دیا ہے یہ ریکارڈ ہے دوبارہ اس کا سلسلہ ہم نے شروع کیا تھیت انسرویون کے لئے ماہرین کی کمیشناء بنائیں۔ کمیشن نے باضابطہ جا کر

انہر دیوبندی مہرین تعلیم شامل ہوئے اب بونین دوبارہ پریم کورٹ میں چلی گئی۔ ہم نے میراث لشیں فراہم کیں اس کی پیشی ہوئی تھی لیکن نجح صاحب کی (منور مرزا صاحب) طبیعت ناساز تھی اب اس کی سماحت ہوئی ہے۔ پہلے اس وجہ سے ملتوی ہوئی اگلی نجح ہونا ہے اور سیکریٹری کے حکم کو سائیڈ کر کے یہ بھرتیاں بحال کرے گا یہ ہمارے پاس ریکارڈ ہے پریم کورٹ کا حکم ہے گورنمنٹ بلوچستان کا حکم بھی واضح ہے یہ زیر سماحت ہے ہمیں امید ہے جو ہمارا ریکارڈ ہے سمجھ ہے یہ بھرتیاں بحال ہو جائیں گی۔

جناب اپسیکر: شکریہ۔

سردارست رام سنگھ: جناب یہ کوئی جواب نہیں بناتے میں نے پوچھا ہے کہ یہ جو بھرتیاں ہوئی ہیں میراث کی بنیاد پر ہوئی ہیں قاعدے قانون کے مطابق ہوئی ہیں کیسے ہوئی ہیں۔

وزیر تعلیم: جناب میں نے تفصیل سے جواب دے دیا ہے۔

سردارست رام سنگھ: جناب میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں کوئی اشتہار قاعدے قانون کے مطابق بھرتیاں نہیں ہوئی ہیں۔

جناب اپسیکر: اس کا جواب دے دیا گیا ہے پریم کورٹ میں کیسے ہے فیصلہ آجائے گا سب پتہ چل جائے گا۔

جناب اپسیکر: اگلا سوال۔

#### X ۲۷۷ سردارست رام سنگھ:

کیا وزیر پرائزیری بیجوکیشن از رہا کرم مطلع فرمائیں گے کہ

محکمہ پرائزیری ای بی جوکیشن میں سال ۱۹۹۸ء تا ۱۹۹۹ء کے دوران کتنی بیٹی گاڑیاں خریدی گئی ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر پرائزیری ای بی جوکیشن:

مالی سال ۱۹۹۸ء تا ۱۹۹۹ء کے دوران کوئی گاڑی نہیں خریدی گئی ہیں۔

جناب اپسیکر: سوال غیر چھ سوتا سیکس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ختمی سوال ہو تو دریافت

فرمائیں۔

**سردارست رام سنگھ:** جناب سوال یہ ہے کہ گاڑیاں کیوں نہیں خریدی گئی ہیں؟ وزیر تعلیم: بچت کی ہے۔

**جناب اپسیکر:** اگر خریدتے ہیں تو کہتے ہیں کیوں خریدی ہیں اگر نہیں خریدیں تو کیوں نہیں خریدی گئیں۔ وجہ نہیں چلتے ہی اگلا سوال نمبر ۲۸ سے سردارست رام سنگھ۔

#### X ۲۸ سے سردارست رام سنگھ:

کیا وزیر پر انگری ایجوکیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال ۱۹۹۸ء کے بجٹ میں ملکہ پر انگری ایجوکیشن کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے کتنی

رقم رکھی گئی اور یہ رقم کہاں کہاں پر خرچ کی گئی ہے تفصیل دی جائے۔

**وزیر پر انگری ایجوکیشن:** جواب ضمیم ہے۔ لہذا اسیلی لاہری یہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب اپسیکر:** کوئی ضمیم سوال نہیں ہوا۔ اگلا سوال نمبر ۲۹ سے سردارست رام سنگھ۔

#### X ۲۹ سے سردارست رام سنگھ:

کیا وزیر پر انگری ایجوکیشن ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

جولائی ۱۹۹۸ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۹ء کے دوران کس قدر فرنچر خریدا گیا ہے کل مالیت اور خریدنے کا

طریقہ کا تفصیل دی جائے۔

**وزیر پر انگری ایجوکیشن:** (جواب موصول نہیں ہوا)

**جناب اپسیکر:** سوال نہ رسات موانتیس کو پڑھا وہ اتصور کیا جائے کوئی ضمیم سوال ہو تو دریافت فرمائیں۔

**سردارست رام سنگھ:** جناب اس سوال کی کوئی تفصیل نہیں دی گئی ہے کس اخبار میں اس کا نینڈر دیا ہے۔ دوسرا اس فرم سے خریدا گیا اس کا کیا طریقہ کار ہے۔ فرنچر کی تفصیل دیں۔

**جناب اپسیکر:** اس کا جواب لمبا چڑا ہے جو آپ کو دے دیا گیا ہے۔

**وزیر تعلیم:** جناب میں اس کا جواب دے دیتا ہوں یہ ہم نے آپ کو تفصیل دی ہے سال

۹۹۔ ۱۹۹۸ء سے مکمل تفصیل ہے یا لا بھری یہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپیکر: سردار صاحب اس میں واضح بات یہ ہے کہ عالمی بینک کے قواعد و ضوابط ہے یہ ان کے تحت خریدا گیا ہے اور سب چیزیں وہ چیک کرتے ہیں۔ اس کا جواب لکھا ہوا ہے پڑھنے کے لئے ذرا اس کو۔

سردارست رام سنگھ: میں نے پڑھا ہمیں تو معلوم ہونا چاہیے کہ کس ریٹ پر خریدا گیا ہے۔ سردار عبدالرحمن کھیتران (وزیر تعلیم پرائمری): جناب اپیکر وہ میں تیار ہوں۔ قلات ذریت الائٹ ٹریڈرز نے سپلائی کی ہے خضدار اور گودار کا علی فرنچیزر، بسی کا عارف اینڈ سیپنی خاران کا اعوان فرنچیزر والے، پیشہ کا بیال ٹریڈر اور خاران کا بسم اللہ خان ٹریڈر زادی طرح پھر بسی کا ہے سیکچ نمبر ۵، جو چیپن سیف سیپنی یہ ساری detail ہے اگر آپ کو چاہیے تو میں آپ کو کاپی دے دوں۔

سردارست رام سنگھ: کاپی تو میرے پاس موجود ہے لیکن ریٹ کی تفصیل نہیں۔ میں تو پوچھتا چاہتا ہوں کہ کس rate پر خریدی گئی ہے۔

سردار عبدالرحمن کیتھران (وزیر تعلیم پرائمری): ریٹ سیکچ کا ہمارا یہ ورلد بینک کرتا ہے۔ ایک سنگل چیز کا ریٹ نہیں ہوتا ہے۔ اگر آپ کہیں گے تو میں بتاویتا ہوں کہ تقریباً ۲۵،۰۰۰ کمپنیاں ہیں اخبار میں اشتہار دیتے اور ایک میئنے کا نام دیتے ہیں۔ اس میں وہ اپنے نیڈر دیتے ہیں اس کے ان کی کمپنی یہ *comperative insurance* ہے اس کے بعد یہ اسلام آباد واشنگٹن سے select ہوتے ہیں اس کے بعد ہمیں اس کو دوبارہ (PD) کو بھیجا جاتا ہے اور (PD) پر فرموں کو Order place کرتی ہے۔ اس کا باضابطہ واشنگٹن سے NOL یعنی No objection letter جاری ہوتا ہے اس کے بعد ہم پر چیز کرتے ہیں یعنی کہ ہم لوگ بچ میں ایک ذریعہ ہیں actually اپنے کمپنی اس کو ورلد بینک کرتا ہے۔

**سردارست رام سنگھ:** کیا تمام قانونی تقاضے پورا کر کے سامان خریدا گیا ہے۔

**سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم پرائزمری):** ہاں بالکل قانونی تقاضے پورا کر کے مال خریدا گیا ہے اگر قانونی تقاضے نہ ہوتے تو ورلد بینک کبھی بھی اس کی منظوری نہ دیتے تھے۔

**میر محمد اسلام پٹکی:** جناب اپنے کفر فرنچرز کے سلسلے میں ہر ایم پی اے کو لکھا گیا تھا کہ آپ اپنی تجارتی دے کر کن اسکولوں میں فرنچائز کی ضرورت ہے۔ اور ہم نے اپنے تجارتی وزیر موصوف کو دیئے تھے لیکن وہاں پر فرنچائز ہے طور طریقے سے تقسیم کے گئے ہیں اور ہمارے تجارتی پر کوئی عمل نہیں ہوا ہے۔

**سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم پرائزمری):** جناب اپنے کفر ایسا ہے کہ تمام معزز ارائیں کو لیٹر لکھا تھا اور ان سے تجارتی مانگنے تھے کچھ ڈوبپنٹ کے سلسلے میں ہم نے کہا کہ پچاس اسکول کا نام دے دے جہاں فرنچائز کی ضرورت ہے چونکہ آپ علاقے کے منتخب نمائندہ ہیں۔ شاید ہمارے ایجاد کیش کے اضاف کو پتا نہ ہو۔ جناب اپنے کفر ایسا کی تجارتی ہمارے پاس موجود ہیں۔ ہم نے یہ جو فرنچائز پر چیز کی ہے۔ یہ بچھلے سالوں کی ہے اس سال ہم تقریباً کروڑ روپے کے فرنچائز پر چیز کر رہے ہیں جو کہ ہم نے ان کی میڈر کال کی ہے اور اس کے کاغذات وغیرہ ہم نے واشنگٹن بنیج دیے ہیں۔ ادھر سے ہمارے پاس جب منظوری آئیگی انشاء اللہ، ہم آپ کی تجارتی کو مد نظر رکھیں گے کیونکہ آپ کے علاقے ہیں آپ بہتر جانتے ہیں وہاں کی ضرورت کو، جیسے ہی ہمارے پاس واشنگٹن سے منظوری آتی ہے۔ جب ہم فرنچائز پر چیز کریں گے ہم direct یہ جو پلاٹی کر رہے ہیں وہ آپ کے لئے کے مطابق پلاٹی کراؤ یں گے۔

**جناب اپنے کفر:** اگلا سال سردارست رام سنگھ۔

**X ۳۰۷ سردارست رام سنگھ:**

کیا وزیر پرائزمری تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،  
جو لوائی ۹۸۔ تا ۲۰۱۶ء تک ملکے نے کن کن اسکولوں کو سامان اور فرنچائز کس ترجیحات  
کی بنیاد پر مہیا کیا گیا ہے۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر پر امری امکوکیشن:

جواب خیتم ہے۔ لہذا اسیلی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپیکر: جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی خمنی سوال۔

جناب اپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر تارا چند اٹھے پر۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اپیکر صاحب وزیر صاحب نہیں ہے۔

جناب اپیکر: ہاں وزیر بھی نہیں ہے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): آپ سے ایک گزارش ہے سراپا نے حکم کر دیا سردار جی کو میں فرنچ بھی ڈولپینٹ بھی ہر چیز دینے کو آپ کا حکم ہے سرآنکھوں پر نوش سرسکس کس ایریا میں اور کتنے دوڑ ہے اس کے سر۔ سردار جی کتنے دوڑ ہے آپ کے مجھے تو نہیں پتہ اس کے مطابق پھر ہم الامتحنٹ کریں گے اس کو۔

جناب اپیکر: کیا۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): مطلب ہے سکھوں کے کتنے دوڑ ہیں سر۔

جناب اپیکر: نہیں نہیں یہ بات نہیں ہے ایک بھر ہے وہ آئین کی تقاضا ہے چاہے اس کا ایک

دوڑ ہے ایک دوڑ سے آیا ہے آئین کے مطابق یہ بھر ہے No, No, No یہ کوئی چیز نہیں ہے Nothing

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): نہیں میں پوچھ رہا ہوں کہ اس کے کتنے نوش دوڑ ہے اس کے مطابق الامتحنٹ کرتے ہیں۔

جناب اپیکر: I will not allowed you to speake to asked this question- please

جی یہ کوئی سوال نہیں ہے۔ set down thank you very much

جناب اپیکر: Now we are waiting for you anrable members

جی مولا نا صاحب۔ دیکھئے سردار صاحب اس ہاؤس کو خدا کے واسطے ہاؤس سمجھئے آپ اس کو کیوں

باڑا سمجھتے ہیں اللہ کا واسطہ ہے اس طرح نہ کریں آپ یعنی آرام سے تشریف رکھیں یہ ہاؤس ہے آپ

یہاں سے بولتے ہیں وہ وہاں سے جب میں اجازت دوں پھر آپ بولیں۔ جی مولا نا صاحب۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) : جناب اپنے کریم یہ سارے ساتھی وہاں جو مظاہرہ ہو رہا تھا ان ساتھیوں سے ہماری ملاقات ہو گئی تو اس نے بڑے خوش اسلوبی سے ہمارے ساتھی بات کی ہیں اور بالکل اچھے طریقے سے اور تحقیقی بات ہے کہ جو مسائل انہوں نے پیش کئے ہیں وہ سب کی مشترکہ مسائل ہیں اور بلوچستان کے مسائل ہیں تو انہوں نے ایک یادداشت دیا ہے ایک تو وہ یادداشت میں آپ کو حوالہ کر دو گا اسیلی کے کارروائی کے لئے اور علاوہ ازیں ہم نے اس کو کہا تھا کہ نجی چونکہ وہ راجہ قیاض صاحب کی تعلیماتی ہو گیا ہے لہذا ان کی سربراہی میں وہاں وہ انکوازی ہو گا انکوڑی میں جو بھی مجرم ہو گا انشاء اللہ اس کو ہم معاف نہیں کریں گے اور ساتھ معاوضہ کا ہم نے کہہ دیا کہ دولا کھو شہید ہو گئے ہیں اس کے لئے دولا کھو معاوضہ ہم نے دیا ہے اور جو زخمی ہیں ان کے لئے پچاہ۔ ساتھیوں کا مطالبه یہ تھا کہ ان کو اگر آواران کی طرح معاوضہ دیا جائے آواران میں جو واقعہ ہوا تھا وہاں جو کچھ لوگ زخمی ہو گئے تھے اور جو شہید ہو گئے تھے اس کے مطابق اگر ان کو معاوضہ دیا جائے تو اس وقت معلوم نہیں تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ہم تحقیق کروں گے۔ تحقیق ہونے کے بعد جو معاوضہ ان کو ملے ہیں انشاء اللہ ہم اس کو بھی اس طرح کا معاوضہ دے دیں گے اور ایک مطالبه اس میں اضافہ یہ تھا کہ وہاں FIR کیلئے جس دن ہوم فنڈر صاحب نے یہاں یقین وحاظی کرایا تو اختر صاحب اور شنا نے کہا کہ ہم دونوں گئے DC کے پاس وہ F.I.R ابھی تک درج نہیں ہوتی ہے اور اس کا کہنا یہ ہے کہ تھانے والے کہتے ہیں کہ مجرم صاحب اور C.D صاحب وہاں DC صاحب کا نام نکال دیں پھر ہم FIR کا نئے ہیں میں سمجھتا ہوں FIR ابتدائی روپوٹ یا باہر کسی کا حق ہے چاہے جس کے خلاف بھی ہو وزیر اعظم ہو، صدر ہو، ذی ہی ہواں کے خلاف کر سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ہوم فنڈر صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ ان سے میری گزارش ہے کہ وہ متعلفہ حکام کو آرڈر دے دیں کہ وہ FIR درج کریں جس کے خلاف وہ FIR درج کریں تو وہاں پر ہم نے یہ یقین وہاں کروادیا اور انہوں نے یہ کہا تھا کہ FIR کے بغیر کیس کے بغیر کوئی چیز کے آٹھ افراد وہاں جیل میں ہے تو میرے خیال میں ان کے

کہنے کے مطابق کروہ فشنر صاحب نے یقین دہانی کروالیا کہ اس کو ہم رہا کر دیں گے جس کے خلاف کیس FIR درج ہو جائے اس کو پھر پکڑیں گے تو میرا گزارش ہے کہ اس رہا کر دیں آئندہ آدمیوں کو پھر جو مجرم ثابت ہو جائے گا اور جس کے خلاف FIR ہواں کو بیٹک اور ایک مطالبہ انہوں نے یہ کیا تھا کہ جو پیسے دیا، معاوضہ رخصی اور جو شہید ہیں ان کو دیتے ہیں ہمیں یہ خطرہ ہے کہ وہ کوئی سیاسی مسائل کا اور ایسی حالت کا شکار نہ ہو تو لہذا یہ متعلقہ صحیح کے توسط سے اگر ان کو دیا جائے تو یہ ایک بہتر سوچ ہو گا تو یہ ان کے کچھ گذرا شات تھے اور تیسرا جو تھا وہ میرے خیال میں سارے انسانی کا ہے کہ وہ ایف سی اور کوئی گارڈ وغیرہ کے جو بلوچستان میں مظالم ہیں اور زیادتیاں ہیں اور یا جس ایکٹ کے تحت وہ بیہاں پر بھیں حکوم سمجھتے ہیں وہ حاکم ہیں اس کو ختم کیا جائے اور ایف سی کا رد ہے وہ بیہاں پر ختم کریں وہ تو ہم نے کہا کہ انشاء اللہ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور ساتھ یہ بھی مطالبہ ہوا کہ چونکہ بیہاں جو انکو ازری ہو رہا ہے ہمیں خطرہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ موجودہ انتظامیہ بیہاں پر اثر انداز نہ ہو جائیں تو اثر اندازی کے صورت میں ان کا مطالبہ ہے کہ متعلقہ انتظامیہ اگر بیہاں سے نکال دیں تو یہ وہ ہوم فشنر صاحب اس پر غور کریں اور یہ ان کی یادداشت ہے اور یہ جو میں نے کہہ دیا شاید مجھ سے اگر ایک ادکنابات بول گیا ہو تو یہ میں آپ کو حوالہ کر دوں گا ساری جو تفصیل ہے شہداء کے نام ہیں جو رخصی ہیں جو کچھ تھا ساری تفصیل انہوں نے دی ہے یہاں میں سارے درج ہیں انہیں کی توصلت سے، اب میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ پر امن منتشر ہو گے اور انہوں نے احتجاج پر امن طور پر ختم کر دیا اور گورنمنٹ کے اور حزب اختلاف کے بھی تمام ساتھیوں کو محفوظ رکھ دیا گی اور انہوں نے جا کر کے جمہوری روایات کو برقرار رکھا جو مظاہرہ تھا اور اس کے سامنے باقاعدہ ہم پیش ہو گئے۔ چونکہ ہم بلوچستان کے لوگ ہیں جو واقعہ ہوا ہے وہ ہر ایک کے ساتھ اور ہر جگہ ہو سکتا ہے تو وزیر اعلیٰ صاحب نے جو آرڈر کے ہیں اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور میرا امید ہے کہ انکو ازری شفاف آیا گا اور اس میں جو بھی مجرم ہو گا اس کو ہم انشاء اللہ بزادے دیں گے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ ہی۔ بہت بہت شکریہ آپ کے اس اشینہنٹ کی روشنی میں اگر وزیر داخلہ

صاحب کچھ ارشاد فرمائیں یہ جو آپ نے فرمایا مشترکہ طور قائد ایوان اسی مسئلے ۳۰ پوائنٹ جوانہوں نے بولے ہیں اس کے بارے میں کچھ اگر بات کرنا چاہیں آپ کریں اگر کرنا چاہتے ہیں تو جو مطالبات لائے ہیں جو بات انہوں نے ابھی ہاؤس میں رکھی ہے مولانا صاحب نے جو معزز اراکین چار یہاں سے گئے تھے ان کی قیادت انہوں نے کی۔ انہوں نے چند امور کے ہیں اس کی اگر وضاحت آپ کرنا چاہیں تو آپ کو اجازت ہے اور اگر نہیں کرنا چاہتے ہیں بھی مرضی ہے آپ کی۔ مثلاً ایک بہت اہم بات تھی۔

**جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ) :** مولانا صاحب ہمارے سینئر فنڈر ہے جو انہوں نے بات کی بے نہیں کی ہے جو اگر یہ نہ ہوئے تو اب ہم باسندزا کے، اگر ایک دو چیز رہ گئی ہیں وہ ادھر جاتے ہی میں کیمپنی کو آرڈر کر دیں گے کہ وہ پوری کر دیں جیسا FIR ہے یا پھر معاوضے کا بڑھانا ہے وہ چیف فنڈر صاحب نے کہدیا اور جو گرفتار شدہ ہے ان کو رہا کر دیں گے اسی لئے میں ریکوئست کروں کہ سردار صاحب کو، انشاء اللہ ہم پھر ایک یقین دہانی کراتے ہیں۔ ایمانداری سے کہ آگئے بھی جو چیزیں گے کوشش ہماری ہو گی کہ تمام چیزیں ہم خوش اسلوبی سے اور باہمی تعاون سے طے کریں اور جو اس میں قصور و ارہواں کو ہم انشاء اللہ جو روشنی ٹریبوٹ ہائی کورٹ کا نج دے گا اس کو ہم ایجادیہ کیت انشاء اللہ اسی پر اسیز کریں گے میں سردار صاحب سے بھی ریکوئست کروں گا کہ آپ بھی جب ماحول اتنا اچھا ہو گیا ہے تو اپنے پارٹی سے بھی وہ کہدیں یا ان لوگوں سے جو اگر مگر وہ ہیں کہ فی الحال معاملہ ختم کر دیں اس کی روشنی میں ہم کی جو اکو اری رپورٹ ہے اس کے روشنی میں اگر کچھ نہیں ہوا تو پھر ہم ادھر بیٹھے ہوئے ہیں اور اسکے پارٹی والے پھر کوئی احتجاج کر سکتے کیونکہ احتجاج میں یہ خطہ ہوتا ہے کہ کوئی مزید نقصان نہ ہو جائے ویسے آج بھی ہم ڈر رہے تھے کہ خدا غواست کوئی بیچ سے انہوں جائے کوئی بیچ میں کچھ کر دے کوئی شرارت کر دیے کوئی تیرسا جو میں لوگ ہوتے ہیں انکا کوئی مقصد نہیں ہوتا، ہمیشہ تیرا شرارت کر لیتا ہے۔ اگر پچھلے واقعات کو دیکھ لیں جو بڑے بڑے جھگڑے پیدا ہوئے ہیں ہمیشہ آج تک اس شخص کا پتہ نہیں چل سکا ہے جس نے بیچ میں جھگڑا کر دیا۔ اس وجہ سے میری ریکوئست ہو گی کہ

کسی اور کو موقع و میئے بغیر انشاء اللہ ہماری کمپلیکٹ حکومت کی طرف یہ انشورنس دے رہے ہیں کہ مکمل انصاف سے اس میں کام لیا جائے گا، تو آپ سے ریکوئیٹ کر رہے ہیں کہ آپ لوگوں کو ریکوئیٹ کریں کہ آئندہ وہ احتجاج جو ہے یہ کچھ دنوں کے لئے، کم از کم اتنا کروں تاکہ ہمارانیت بھی دیکھ لیں اور ہماری کمپنیت بھی دیکھ لیں -you are thank you very much

**جناب اپسیکر:** thank you very much آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے سردار اختر۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب اپسیکر وزیر داخلہ کے اس یقین دہانی پر ایک تو chief minister کی کاپی بھی ہمیں پیش کی کہ ہائی کورٹ کے نجح سے اس کی انکواری کریں گے جو ہم بھی چاہتے تھے کہ ہائی کورٹ کے کسی نجح سے اس بات کی انکواری کرایا جائے دو اہم مسئلے ہیں جناب اپسیکر اس پر میں جس طرح کے آج وزیر داخلہ نے کہا کہ ہم اپنے ساتھیوں سے کہیں گے کہ احتجاج بالکل جمہوری احتجاج وہ ہر کسی کا حق بتتا ہے اس سے نہ ہم لوگوں کو روک سکتا ہے نہ ہی ہم کسی خواہ کے نہ ہیں نہیں یہ اختیار ہے کہ ہم کسی کے جمہوری حق میں مداخلت کر سکیں لیکن جناب اپسیکر انکواری پر ہمارا کوئی وہ نہیں ہے کہ جب کہ ہائی کورٹ کی نجح سے کراپی گئی ہے تو میرا ایک سوال انجھے گا آپ کی طرف کیا انکواری کے بعد اس مسئلے پر ہم اسلامی میں بات کر سکتے ہیں یہ میرا آپ سے ایک سوال ہو گا دوسرا اس دون، دو دون پہلے جب اس مسئلے پر بحث ہو رہی تھی تو ہوم منڈنے اس میں کچھ احکامات بھی جاری کئے تھے ابھی بھی جس کی شاندی ہی کی اس پر عمل درآمد نہیں ہوا آج صحی میں نے دوستوں سے بات کی اس نے کہا کہ ہم کمشنر سے ملے ہیں FIR درج کرنے کی وہ نہیں ہے کہ مشنر کہتا ہے کہ میں چاہتا ہوں لیکن اور پر سے مجھے ہدایت ہے کہ میں FIR کاٹ نہیں سکتا، اب پتہ نہیں گوئی کہ طرف سے آیا اتحادیہ کی طرف سے اس کو احکامات جاری کئے گئے ہیں نہیں کئے گئے ہیں وہ بات آپ کو معلوم ہو گی دوسری جو بڑی بات ہے جناب اپسیکر وہ موجودہ جو ڈیمانڈ انہوں نے رکھی ہوئی ہے کہ ان کو گرفتار کیا جائے اور گرفتار نہیں کیا جاتا دوسری ان کی شرط ہے کہ اس کو سپنٹ کیا جائے، سپنٹ بھی نہیں کیا

جاتا، تیسری ان کی شرط ہے کم سے کم ان کو اس علاقے سے ٹرانسفر کیا جائے یہ حقیقت ہے کہ جب تک وہی ایئمپریشن قائم ہے وہ اس پر اثر انداز ہوگی جس طرح کا ایک غلطی ہم پہلے کر دیتے ہیں جس تحصیلدار کے خلاف احتجاج ہو رہا تھا اسی کوڈ پروٹ کیا گیا ہے کہ وہ اس مجمع کو جا کر کنٹرول کریں جو اسی کے خلاف نظر لگا رہے ہیں اور اس سے یہ مسئلہ پیدا ہوا آج ہم جوان واقعات کا ذکر کر رہے ہیں اور آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا وہ کس نے کرائے ہیں کسی تحریڈ فریق نے کرائے کسی ایجنسی کے ہاتھ سے ہوئے ہیں ہمارے مشریعہ کا اس دن کا اپنا اسٹینٹ ہے کہ ایجنسی کی طرف سے بھجے یہ پورٹ ملی ہے کہ بی این پی کے لوگ کوئی بڑا مسئلہ پیدا کرنے والے ہیں سوراب کے علاقے میں نہیں یہ موقع نہیں تھی کہ فلور آف دی ہاؤس یا اسٹینٹ دیس گے مگر انہوں نے دے بھی دیا مجھے مثال یاد آ رہی ہے جناب اپنے کر صوبہ سرحد میں جو موجود شیر پا رہے۔

**جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ) :** سردار صاحب کی وضاحت کے لئے شاید مس اپ ہو گیا ہو انہوں نے کہا کہ بی این پی کوئی احتجاجی تحریک نکالنا چاہتی ہے یہ میں نے نہیں کہا تھا کہ سوراب کے واقعے میں ایکزیکٹیو (یقین) مجھے بھی پتہ نہیں تھا یہ تو پھر اسرا ر صاحب نے اپنے تقریر میں یہ کہا کہ وہ ادھر آگیا اس کو ادھر سے جوڑ دیا یہ قطعاً میں نہیں کہا آپ ریکارڈ کیجھ سکتے ہیں۔  
**سردار محمد اختر مینگل :** کل میں نے اگر غلط سنا دوسرا دن پر یہ میں بھی واقع شوراب کا ذکر آیا ہے۔

**جناب اپنے کر صوبہ سرحد کہہ رہے ہوں گے وہ جب کہہ رہے ہیں وہ خود ہی کہ رہے ہیں۔**  
**جعفر خان مندو خیل (وزیر داخلہ) :** نہیں نہیں وہ غلط کہہ رہے ہیں وہ میں کلیئر کر رہا ہوں  
**سردار محمد اختر مینگل :** اس میں جناب اپنے کر صوبہ سرحد کا شیر پا نہیں کا جو حکومت ختم ہوئی تو آپ کو یاد ہو گا کہ وہ ایک بم بلاست میں مارے گئے ابھی تک اس کا وہ واقعہ نہیں ہوا تھا بھٹونے کسی دوست سے کہا کہ مجھے شک ہے کوئی واقع ہونے والا ہے اس میں کس کا ہاتھ تھا۔ ایجنسیوں کا ہاتھ تھا کس نے کرایا ہے یا اس کو اتنی معلومات تھی ذوالنقار علی بھٹونو کو اور کل کا جو اسٹینٹ

ہے اگر اس میں ایجنسیز کارول ہے کم از کم ان کو بھی توبے نقاب کیا جائے کہ ایجنسیوں کو یہاں سے جو لوگ نیکس پر کر کے ان کے پیٹ پالتے ہیں وہ اس لئے نہیں کہ وہ لوگوں کو آپس میں لڑائیں اگر اس میں ایڈمنیسٹریشن کا تعلق ہے ان کو بھی سرعام لیا جائے اگر اس میں ایف سی کا تعلق ہے تو اسکے خلاف بھی ایکشن کیا جائے یہ ہمارے مطالبات ہیں اور جس طرح کے مولانا صاحب نے فرمایا تھا کہ ان لوگوں نے ڈیمازنڈ کی کہ جو کمپلیشنس لوگوں کو دی جائیگی وہ ہم چاہتے ہیں کہ کس پونٹیکل پارٹی جس میں جو لوگ مارے گئے ہیں وہ پونٹیکل پارٹی کے ہاتھوں تقسیم کی جائے جن پارٹیوں کے لوگ زخمی ہوئے ہیں ان کے ہاتھ سے جس بچ کو مفرر کیا گیا ہے ان کے ہاتھوں سے وہ تقسیم ہو جائے سبھی ہماری گزارش ہوگی۔

**جناب اپسیکر:** شکریہ جی بہت بہت، میں مولانا صاحب آپ لیڈر آف ہاؤس وزیر اعلیٰ صاحب کا سردار اختر مینگل صاحب آپ کا عبدالرحیم خان مندو خیل آپ کا وزیر داخلہ کا اور سُمِ اللہ خان کا کڑ کا تہہ دل سے منکور ہوں کہ آپ تشریف لے گئے اور وہاں جا کر واقعہ نہاد پھر نہایت ہی تھیں سے انہوں نے بھی آپ کی باتیں سئی اور آپ نے ان کی سئی اور سننے کے بعد وہ ریلیکس ہو گئے میں سمجھتا ہوں یہ ایک جمہوری روایت ہے ہمیں اس کو قائم رکھنا چاہیے ہم ہاؤس میں ہوں یا باہر ہوں ہمارا ملک ہے بالکل اچھی بات ہے مولانا صاحب نے جو ارشادات فرمائے بحیثیت اس موجودہ اراکین کے لیڈر کے حیثیت سے اس میں ایک بات جو میں نے نوٹ کی ہم اس کو ہاؤس کے سامنے اس لئے رکھنا چاہتا ہوں اگر اس کا مجھے علم ہو جائے کوئی بھی تحقیقیں ہو جائے یا کوئی بھی انکوارری۔ کوئی investigation FIR کے ہو ہی نہیں سکے۔ صحپر چودہ پندرہ ہے ایڈ ووکیٹ جزل صاحب تشریف فرمائیں تو جب تک کسی بھی جرم کی ایف آئی آر درج نہ ہواں وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ کر میں پرو ہجر کوڈ کے تحت نہیں لیا جاسکتا اس میں، میں یہ سمجھتا ہوں اور یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں کہ ایف آئی آر تینی ہوئی ہو گی جو میں سمجھتا ہوں ورنہ انکوارری یا انوٹیٹیکیشن کیسے ہو سکتی ہے۔ تو میں وزیر داخلہ صاحب کو لیڈر آف ہاؤس کو اور ایڈ ووکیٹ جزل صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اس اہم نکتے کی طرف توجہ دیں اور FIR کے بغیر کوئی کیس نہیں چل سکتا کوئی تحقیقیں نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کسی اور

مرحلے میں داخل ہو سکتا ہے۔ تو بنیادی بات جو میں نے اس میں نوٹ کی ہے اور جو میں سمجھتا ہوں کہ اس کا نئرمن FIR کا درج ہونا۔ اس میں وزیر داخل صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب اور محترم ایڈ ووکیٹ جز ل صاحب اس طرف توجہ دے کر نہ صرف FIR درج کروائیں گے بلکہ مجھے بھی اس بارے میں مطلع کریں گے۔

سردار شمار علی ہزارہ (وزیر): جناب آپ نے سب کا شکریہ ادا کیا لیکن میرا نام نہیں لیا مجھے اس قابل نہیں سمجھا۔

جناب اپیکر: جناب میں نے سب کا نام لیا آپ تو ہمارے محترم ہیں میں آپ کا نام بھول گیا میں آپ سے مذمت خواہ ہوں اور ریکارڈ کی درستگی کے لئے سردار صاحب یقیناً گئے اور ان کو برا نکثری پیش (حد) ہے انسان سے سہو ہو سکتی ہے، دانتہ نہیں ہے سہو ہے، میں سہو بھول گیا۔ اور ایک دفعہ میں گزارش کروں گا کہ ایڈ ووکیٹ جز ل صاحب ایف آئی آر کی طرف توجہ دیں۔

جناب اپیکر: ہمارا سوال کا وقetta آپ کی غیر موجودگی میں میں نے سوال کراؤتے تھے۔ (باہم گفتگو)۔ سوال نمبر ۳۰۔ پھر می سوال کریں۔

سردارست رام سنگھ: سوال نمبر ۳۰۔ سردار عبد الرحمن کھیڑان (وزیر تعلیم): جواب پڑھا ہوا تصویر کیا جائے۔

سردارست رام سنگھ: جناب اپیکر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہم سے بھی تجاویز مانگی گئی تھی فرنچیز کے سلسلے میں اور کچھ تعمیمات کے لئے کہ کچھ اسکولوں کو اپ گرید کرے۔ لیکن ان پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔

جناب اپیکر: سردار صاحب وہ فرمائے ہیں کہ ہم نے جو تجاویز دی تھی اس پر کچھ نہیں ہوا۔

سردار عبد الرحمن کھیڑان (وزیر تعلیم پر امیری): جناب اپیکر آپ کی اطلاع کے لئے میں نواب اکبر گٹھی کی بے انتہا عزت کرتا ہوں میرا بھاجا بھی ہے اور ہمارا بزرگ بھی ہے لیکن جہاں تک ان کے پار یمانی لینڈر کا سوال ہے اس کے سب چیز میں نے بند کی ہوئی ہے۔ کیونکہ اس نے میرے ساتھ یہی کیا تھا جب وہ ایجوکیشن میسر تھے اور میں بھی منتخب نہ اسندہ تھا۔ اس نے میرے

ساتھ بدمعاشری کی میں اس کے ساتھ بدمعاشری کر رہا ہوں۔

**جناب اپنیکر:** This is no answer یعنی آپ نے ایک معزز رکن کا اتحاق محرود کیا سردار عبدالرحمان ھیتaran (وزیر تعلیم پرائمری) : اس نے میر اتحاق محرود کیا تھا سردارست رام سنگھ: اس پر ہم احتجاج کریں گے یہ غلط بات ہے یہ غلط کہہ رہے ہیں۔

سردار عبدالرحمان ھیتaran (وزیر تعلیم پرائمری) : کوئی غلط بات نہیں، میں نے کہا کہ سلیم اکبر نے میرے ساتھ زیادتی کی تھی۔

**جناب اپنیکر:** وزیر اعلیٰ صاحب، لیڈر آف دی باؤس۔

سردار عبدالرحمان ھیتaran (وزیر تعلیم پرائمری) : جہاں تک ذیرہ بکشی کے ضلع کا سوال ہے ضلع میں بالکل دیا ہے میں نے وہاں ماذل اسکول دیا ہے ٹیچروں کی بھرتی کرائی ہے سلیم نے دہاں میرے مجھے کے (SDO) کو جو میں نے وہاں پوسٹ کیا ہے ذات کا مری تھا اس کو بدمعاشری سے وہاں سے لکال دیا۔ کیونکہ وہ سلیم کے دربار میں نہیں گیا میں نے ٹیچروں کی بھرتیاں بھی کی ہیں۔ فرنچر بھی بھیجا ہے باقی پیچھے ہونگے وہ بھی میں دوں گا، ذیرہ بکشی کی detail میرے پاس ہے کہ میں نے ہر چیز وہاں بھیجی ہے لیکن جہاں تک سلیم کا سوال ہے نواب صاحب کا میں بے انتہا عزت کرتا ہوں وہ میرے باپ کی جگہ پڑے۔

**جناب اپنیکر:** He is not saleem یہ ایک منتخب نمائندہ ہے معزز رکن ہے آپ نے ان سے تجویز مانگی انہوں نے بھجوائی آپ کو تو آپ پر لازم آتا تھا کہ جس طرح باقی ممبران کی تجویز پر غور و خوص کیا اس طرح ان کے تجویز پر غور کرنا ہو گا۔

سردار عبدالرحمان ھیتaran (وزیر تعلیم پرائمری) : نحیک ہے جناب اپنیکر آپ کا حکم ہے میں کر دوں گا۔ لیکن سلیم کا نہیں۔

**جناب اپنیکر:** یہاں پر نہذاتیات ہے نہ قابل ہے، پارلیمنٹ یا جمہوریت اس طرح نہیں چلے گا۔ سردار عبدالرحمان ھیتaran (وزیر تعلیم پرائمری) : جناب اپنیکر۔ نحیک ہے مل جائیگا۔

مل جائیگا تو ابزادہ سلیم کو بھی ملے گا اور سردار جی کو ملے گا۔

**سردارست رام سنگھ:** جناب اپنے میں آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے نشر کو پاریمانی روایات کے مطابق چلانیں ہر وقت وہ ہمارے لیڈر کے خلاف بولتے رہجے ہیں ہم برداشت نہیں کریں گے۔

**سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم پر امری):** پھر یہ کریں گے۔

**جناب اپنے میں:** دیکھئے بات یہ نہیں ہے میں تو عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ہاؤس ہے یہ دستور پاکستان کے مطابق ہاؤس ہے اس کے تمام تقاضے جمہوری تقاضے ہیں یہاں نہ کوئی سرداریت ہے نہ فرقہ واریت ہے یہ سب عمومی نمائندے بنیشیں ہوئے ہیں یہاں کوئی کسی سے بڑا نہیں ہر ایک اپنے طبقے کا نمائندہ ہے اور اس کی نمائندگی کرتا ہے اس کو بالکل وہی مساوی حق حاصل ہے جو مجھ کو ہے آپ کو ہے سب کو مساوی حق ہے ویسی بات نہیں ہے یہاں پر اور جو بات پوچھتے ہیں آپ سے اپنے سوال کے حوالے سے کہ میرے ایکیوں کا آپ نے کیا کیا۔

**سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم پر امری):** جناب اپنے آپ کا حکم ہے ہو جائے گا۔

**جناب اپنے میں:** اگر سوال عبدالرحمیم خان کا ہے وہ آجائے انہوں نے دیر کر دی۔ سردار غلام مصطفیٰ خان ترین صاحب یا توان کی جگہ پر آپ سوال کریں۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** نہیں جناب اپنے کو وہ خود آیے گا۔

**جناب اپنے میں:** کیونکہ انہوں نے کافی دیر کر دی کارروائی اتنی دیر تک نہیں رک سکتی۔ وزیر اعلیٰ صاحب ہم یہ سوالات چلاتے ہیں اگر عبدالرحمیم خان صاحب آگئے تو ان کو دوبارہ موقع دیتے ہیں۔

**قائد ایوان (میر جان محمد جمالی):** جناب اپنے جو دوست ایک فریضہ ادا کرنے گئے ہیں۔ وہ بھی ہماری روایات ہے لیکن اسکی چلانا بھی ہے۔ جب جو ڈیشل انکو اڑی کی آڑ رہ گئی ہے وہ ہمارے بھائی ہے بلوچستانی ہے، میری ان سے گزارش تھی جو اقدام ہم کر رہے ہیں اس کا ان کو پیدا تو

چل گیا تھا کہ جب ہائیکورٹ کے نجی سے انکواری کر رہا ہے اور ان کی ڈیماڈنچی اس وقت اور ان کو خود درگز رکرنا چاہیے تھا کہ جب تک انکواری روپرٹ ن آئے سوالات کے لئے آپ انتظار کرواتے ہیں تو بیٹھے رہیں گے یا پھر اس طرح کریں جن حضرات یہاں موجود ہے ان کے سوالات پوچھتے جائیں۔ عبدالرحیم خان کے سوالات ان کے آنے تک مؤخر کر دیں۔

**جناب اسپیکر:** عبدالرحیم خان کے جو سوالات دو ہیں ان کو ان کی آمد تک مؤخر کرتے ہیں۔ اگلا سوال ہے۔ اگلا سوال ہے مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل کا میں ان سے گزارش کروں گا کہ۔۔۔

#### X ۲۲۱ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) مالی سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے مکمل متعلقہ اور اس سے مسلک حکاموں راداروں میں جاری نئے و مرمت اور دیگر ایکیموں پر پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟ نیز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور ہر ایکیم پر پراجیکٹ کے لئے مختص ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ ایکیم پر پراجیکٹ اور ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

**وزیر پرائمری ایجوکیشن:** (جواب موصول نہیں ہوا)

**جناب اسپیکر:** سوال نمبر چھ سو ایکس، سوال کے متعلق کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔ جو آپ کے ذہن میں سوالات ہیں وہ لکھ کر دیں تو میں ان کے نئے سوالات میں لا ڈل گا۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** ایک ہے جو ڈیشل محسریت ان کے وہاں ترقیاتی کام بند تھے کہ اگر وہ جو ڈیشل محسری اور ایکیم کیوں کو علیحدہ کرتے تو ان کے لئے ملازمت یاد گیر انتظامات اور دفتر کوئی کام انہوں نے کیا نہیں ہے۔

**سردار عبدالحقیق لونی (وزیر قانون و پارلیمانی امور):** میں آپ کے علم میں لا ڈل کہ میں ڈیزیل بھی اس وقت اپنی جیب سے ڈال رہا ہوں۔ چیزیں ہزار روپے ہمارا کل نوٹل ہے مکمل قانون کا اور جب سے میں نشر بناؤں میرے پاس ایس اینڈ جی اے ڈی کی گاڑی بھی نہیں ہے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** وہ تھیک کہہ رہے ہیں اور سردار عبدالرحمان کھیتراں بار بار شرط لگاتے ہیں کہ وہ دنبے میں۔ میں ان کے گھر پر وہ دنبے حلال کروں گا کہ وہ اپنی نشری لاءِ مشعر کو دے دے اور لا، نشری نشری لے لے۔ (باہم گفتگو)

**سردار عبدالرحمان کھیتراں (وزیر):** جناب بالکل منظور ہے عبد الرحمن خان مندوخیل صاحب ان پنجوں پر آجائے سرآنکھوں پر قبول۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل:** لاءِ مشعری کوئی نہیں لے رہا ہے اس لئے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی گزارش کروں گا وہ اس لئے نہیں لے رہا ہے۔ (باہم گفتگو)  
جناب اپنیکر: اگلا سوال۔

### X ۲۵۳ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر کیو، ذی۔ اے از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال محمد متعاقہ میں جن مختلف آسامیوں پر بھرتی کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ ان تمام آسامیوں کی تفصیل بعد گرید مطلوبہ ضلع رہائش، تعلیمی حکمانہ و دیگر کورسز و دیگر مطلوبہ اہلیت، تاریخ اشتہار، بعد نام اخبار کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کے لئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست دہندہ امیدواروں کے نام بعد ولدیت، پڑہ، ضلع رہائش، تاریخ درخواست، مطلوبہ تعلیمی قابلیت، حکمانہ و دیگر کورسز، نیز تاریخ مقام انتزاعی اور حاکم را انتزاعی کنندہ کمیٹی کی ریمارکس کی تفصیل بھی دیجائے۔

(ج) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ بالا امیدواروں میں سے مذکورہ اسامیوں پر بھرتی کردہ امیدواروں کے نام بعد ولدیت، پڑہ، ضلع رہائش، تاریخ درخواست تعلیمی اہلیت، حکمانہ و دیگر کورسز کی تفصیل، نیز تاریخ، انتزاعی حاکم را انتزاعی کنندہ کمیٹی، تاریخ بھرتی، گرید اور حاکم بھرتی کنندہ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر کیوڈی۔ اے:

(الف) جواب فتحی میں ہے۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

**جناب اپسکر:** سوال نمبر 654 کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔ کوئی ضمی سوال نہیں۔

**جناب اپسکر:** اگلا سوال ڈاکٹر تارا چند۔

**X ۷۷۷ کے ڈاکٹر تارا چند:**

کیا وزیر کیوں ڈی اے از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) سرکاری کرشل اور رہائشی پلانوں کی تقسیم، الامنیت کا طریقہ کار، نیزان پلانوں کو الامنیت کے لئے ارباب اضیحہ رشمول وزیر کون کو نے خصوصی اختیارات حاصل ہیں۔

(ب) نیوٹرک اڈہ میں کن کن افراد کو دکانیں رکیراج الاث کے گئے ہیں دکانوں کی تعداد الامنیوں کے نام، قومی شاخی کارڈ نمبر، اور جائے رہائش، کی تفصیل دی جائے۔

وزیر کیوڈی۔ اے: (جواب ختم ہے لہذا اسکلی لاہری ی میں ملاحظہ فرمائیں)

**جناب اپسکر:** اگلا سوال ڈاکٹر تارا چند کا ہے ۷۷۷ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

**ڈاکٹر تارا چند:** جناب وزیر صاحب نے جو جواب دیا ہے کہ کرشل اور رہائشی پلان پیک کو دئے ہیں اس میں، میں نے پوری لست دیکھی تو میں کہوں گا کہ میناری کو صرف ایک دکان دیا گیا ہے اگر پورے بلوچستان میں دکانیں گئیں تو سب سے زیادہ میناری کی ہو گئی اور سو سے زیادہ میں نے درخواستیں مولانا صاحب کی خدمت میں بھیجیں لیکن ایک کوئی بد نصیب بدخت تھا اس کو دکان ملی ہے تو اس طرح کیوں ہے یہ پاندہ آپ کے سامنے ہے۔

**جناب اپنیکر:** کہتے ہیں کہ دکانیں میناری کو کیوں نہیں دی گئیں اور کیا کراچی پر یا (شراکٹ) رکھا ہے۔  
**مولانا امیر زمان (سینئر مفسر):** جناب اپنیکر گزارش یہ ہے ایک تو اس میں جو ناس ہے اس میں اقیمتی اور مسلمان وغیرہ کے لئے کوئی فرق نہیں ہے اور محترم رکن کو پڑھے ہے کہ یہ چھینا نوے کا الامتحنہ ہے۔ جو سوال کیا گیا ہے اذکر کی جو الامتحنہ ہوئی ہے ۹۶ء میں ہوئی۔ اس میں گزارش ہے کہ

آپ نے تفصیل مانگی ہے تو میں نے تفصیل دی ہے اب پتہ نہیں ہے کہ اس کو کیوں نہیں دیا گیا ہے۔

**ڈاکٹر تارا چند:** مولانا صاحب آپ کے وقت کی بھی الامتحنہ ہے یہ تو زیارتی ہے کہ میں نے سو درخواستیں رکنڈ کر کے دی چیز لیکن اس پر عمل نہیں ہے۔ جب باری آتی ہے تو مناری کا کوئی نہیں ہوتا ہے جو ہم نے اپنے دور میں غلطی سے چالیس آدمی بھرتی کئے ان کو فارغ کرو دیا۔

**مولانا امیر زمان (سینئر مفسر):** میرے وقت میں جو الامتحنہ ہوگی جوان کی سفارش ہو گی اس کو مد نظر رکھیں گے۔

**ڈاکٹر تارا چند:** شکریہ مولانا صاحب۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب اپنیکر میرا ایک سیلیمنٹری ہے مولانا صاحب آپ مجھے یہ بتائیے گے کہ اس الامتحنہ کا طریقہ کار کیا ہے اس کے لئے باقاعدہ ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ یہ الامتحنہ اس کمیٹی کے تحت ہوئی ہے جس میں کشر ڈپی کشر کیوں اے ذی کے ڈائریکٹر اور کچھ حضرات میرے خیال میں تھے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر مفسر):** سردار صاحب اگر آپ جواب پڑھے ہیں تو اس سارا تفصیل ہے جس بھی تفصیل ہے وہ سارے اس میں دیا ہوا ہے۔

**عبد الرحمن خان مندو خیل:** جناب والا ایک سیلیمنٹری ہے قرعہ اندازی ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے یہ بات کمیٹی تو اپنے جگہ پر۔

**مولانا امیر زمان (سینئر مفسر):** خان صاحب میں نے پہلے عرض کی کہ قرعہ اندازی کے یا کمیٹی کے حوالے سے ہوا ہے پہلے تو کوئی ستم تھا اب کوئی ستم مرکزی حکومت نے ختم کیا ہے سارا تفصیل اس میں ہے۔

**عبدالرجیم خان مندوخیل:** تفصیل میں تو ہے پلانوں کے الامبٹ کے لئے ایک عدد کمیٹی تشكیل دی ہے یعنی آپ نے قرعداندازی نہیں کی ہے یہ جو مولانا صاحب کے جواب ہے یعنی اس نے کرشل پلات کی قرعداندازی نہیں کی۔

**جناب اپیکر:** سوال یہ ہے کہ کیا قرعداندازی نہیں ہوئی ہے بس اتنی سی بات ہے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر فشر):** میں نے جناب اپیکر گزارش کی کہ اس میں تقسیم ہے خان صاحب آپ عرض نے اس تقسیم کے مطابق جو لٹ کھا ہوا ہے اسکے مطابق ہم نے کیا ہے اور یہ جو کرشل پلانوں کے آپ بات کر رہا ہے یہ کرشل پلانوں کے کمیٹی حکومت بلوجستان نے تشكیل دیا تھا باقی سارے کمیٹی نے الٹ کی ہے صرف اس میں میرے خیال میں پچاس پلات قرعداندازی کے ذریعہ ہوا ہے۔

**جناب چیئرمین:** تو یہ آپ پہلے بتادیتے یعنی کرشل میں کمیٹی نے الٹ کیا ہے اور کل پچاس کی قرعداندازی ہوا ہے۔ صحیح ہے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر فشر):** صحیح ہے۔

**جناب چیئرمین:** تو وہ پچاس آپ بتاسکتے ہیں کون سے ہیں۔

(اس مرحلے پر جناب اپیکر کری صدارت پر تعریف فرمائے گئے)

**جناب اپیکر میر عبدالجبار خان:** اصل میں آپ کو یاد ہو گا کہ پہلے مولانا صاحب نے فرمایا کیونکہ درخواستیں بہت تھیں اسی لئے قرعداندازی کی گئی تھی۔

**مولانا امیر زمان (سینئر فشر):** یہ مجھے یاد نہیں ہے کہ قرعداندازی میں کون ہے اگر آپ چاہتے ہیں تو پچاس قرعداندازی والا ہم بتادیں گے۔

**عبدالرجیم خان مندوخیل:** جناب اپیکر اسی میں ضمنی سوال ولدیت بتادے سب کی تمام لست کی جو اس کے دو حصے ہیں ہر ایک کی ولدیت شناختی کارڈ کے ساتھ۔

**مولانا امیر زمان (سینئر فشر):** جناب اپیکر جہاں تک سوال ہے دکانوں کے، تعداد

الائمت کے نام اور قومی شناختی کا روزہ تو ہم نے دے دیا باقی آپ ولدیت چاہتے ہیں ولدیت بھی ہم دے دیں گے۔

**جناب اسٹریکر:** خان صاحب مولانا فرمار ہے ہیں کہ دے دیں گے۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب اسٹریکر ایک سپلیمنٹری افواج پاکستان کے حاضر اور ریٹائرڈ ملازمین کے لئے تین فیصد مخصوص کیا گیا ہے اس میں تین دو سوالات میرے آئیں گے، تعلق اسی سے ہے ایک یہ آیا اس کمپنی کے سفارش پر ہے یا جی اسچ کیوں کی سفارش پر ہے، نمبر اور نمبر ۱۲ افواج پاکستان کے کونے ملازمین ہیں جس کا تعلق اس صوبے سے ہے یاد و سرے صوبوں سے ہے۔

**مولانا امیر زمان (سینٹرمنٹر):** جناب اسٹریکر اس میں لکھا ہوا ہے کہ افواج پاکستان کے حاضر اور ریٹائرڈ جن کو جی اسچ کیوں کے سفارش پر الائٹ کی جائے اس کے سفارش پر ہے اور یہ کوہا اس وقت تھا جب کوئی ستم تھا اور آپ کے وقت میں آپ کو یاد ہو گا کہ جب وزیرِ عظم نے کوئی ستم ختم کر دیا تو آپ کے وقت میں ختم کر دیا بھی نہیں۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** جناب والا نیوڑک اڈے میں جو نقشے بنائے تھے نقشے کے تحت واس دکانیں وغیرہ بنے ہوئے ہیں، یا اس میں اور دکانیں بھی زیادہ بن گئے۔

**مولانا امیر زمان (سینٹرمنٹر):** جناب اسٹریکر جہاں تک اصل نقشہ ہے اس سے ہٹ کر کے ہم نے تبدیلی نہیں کیا ہے لیکن یہ ضرور اس میں ہوا ہے اگر یہ دکان جدھر بھی ہے اس کے ساتھ تھوڑا اس اکٹھا باقی ہے وہ دوسرے کے دکان کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اور یاد و دکانوں کے ساتھ ایک گلزار اکٹھا ہے اسکے ساتھ ایک چھوٹا دکان بنایا ہوا ہے۔

**سردار غلام مصطفیٰ خان ترین:** نقشے میں کوئی ایسے جگہ نہیں ہے کیا اس جگہوں پر اور دکانیں نہیں بنی۔

**مولانا امیر زمان (سینٹرمنٹر):** میں نے گزارش کی اس طرح اب میلیخون ایکچھے کے لئے اس نقشے میں ایک جگہ کا تعین کیا گیا تھا اور میلی فون ایکچھے ہم نے ادھر بنایا وہاں پر روز آرہے تھے وہ

اسکے لئے مشکل تھا اس طرح کے تبدیلی کی ہے میں مانتا ہوں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب آپ نے جو قرآن دعا اور اذی کی ہے اس میں ایک سیریل نمبر پر دو دو جگہ کیے لئے ہیں۔ ایک سیریل نمبر پر۔

جناب اپسیکر: مولانا صاحب یعنی ایک آدمی کے دو پلاٹ کیے نکل سکتے ہیں وہ کہتے ہیں۔

مولانا امیر زمان سینئر فنڈر: چوتیس نمبر پر ہے مہم خان۔ شاخی کارڈ نمبر ہے۔ 616-52-07481 کلی فقیرانی نوچکی چاغی۔ ولدیت مجھے معلوم نہیں ہے۔

جناب اپسیکر: شکریہ۔

جناب اپسیکر: اگلا سوال ڈاکٹر تارا چند۔

X ۸۰۷ ڈاکٹر تارا چند:

کیا وزیر کیوں، ڈی، اے از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے بحث میں محکمہ متعلقہ نے پبلشی (اشتہارات) کے لئے کس قدر بحث مختص کی تھی۔ اور اس سے صوبے کے مختلف اخبارات و جرائد کو تئی مالیت کے اشتہارات رسپلینٹ دی گئی ہیں۔ نیز شعبہ پبلشی کے آفیسر ان رہنمکاران کے نام و عہدہ، گرید بعده اخبارات کے اشتہارات کے نقول کی مکمل تفصیل دی جائے۔

وزیر کیوں ڈی اے:

ماں سال ۹۹-۱۹۹۸ء کے دوران شعبہ پبلشی اور اشتہارات کیلئے کیوں ڈی اے کے بحث میں مبلغ روپی ۲۸،۰۰۰،۰۰۰ پچھر ہزار روپے کی رقم مختص کی گئی۔ جبکہ اصل اخراجات صرف روپی ۵،۰۰۰،۰۰۰ ہزار روپے (ہے)۔ جہاں تک شعبہ پبلشی کے آفیسر ان رہنمکاران کے نام و عہدہ گرید کا تعلق ہے۔ اس شعبہ میں کوئی پی آرا کیوں ڈی اے میں نہیں۔ اور ہر برائج اپنے اشتہارات برآ راست ڈی جی صاحب کے منظوری سے اخبارات میں شائع کرتے ہیں۔ اخبارات کے اشتہارات کے نقول مکمل تفصیل کے ساتھ آخر پر مسلک ہیں۔

**جناب اپنیکر:** سوال نمبر سات سوائی پر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب اپنیکر:** کوئی ضمنی نہیں۔

**جناب اپنیکر:** اگلا سوال ڈاکٹر تاراچند۔

X ۹۶۷ ڈاکٹر تاراچند:

کیا وزیر کیو، ذی، اے از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) سال ۲۰۰۰-۱۹۹۹ کے بجت میں محکمہ متعلقہ کے لئے کس قدر رقم منصس کی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے۔

(ب) محکمہ متعلقہ میں تعینات آفیسر ان رہنمکاران کی تعداد کس قدر ہے ان کے نام، عہدہ گردی، نیز کون کون نے آفیسر ان کتنے عرصہ سے ایک جگہ پر تعینات ہیں۔ تفصیل دی جائے۔  
وزیر کیوڈی اے:

جواب ضمنی ہے۔ لہذا اسمبلی لا بھری ی میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب اپنیکر:** سوال نمبر ۹۶۷ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں  
**ڈاکٹر تاراچند:** جناب صفوی نمبر تین پر جو ملازم میں دئے گئے ہیں ان کے نام اور عہدہ اور کتنے عرصہ سے ہیں وہ کتنے عرصے سے اپاٹھت ہیں۔

**مولانا امیر زمان (سینئر منشیر):** ڈاکٹر صاحب گزارش ہے میں مانتا ہوں اس میں غلطی ہوا ہے پھر تم نے اس کورات صحیح کیا۔ میں نے جب پڑھا اگر آپ چاہتے ہیں تو صحیح لست میں آپ کو دے دوں گا اس میں تاریخ سب کچھ ہے۔

**ڈاکٹر تاراچند:** جناب صفوی نمبر تین پر ہے نمبر شمار پندرہ پر ہے عبداللہ شاہ یہ 1990 سے اپاٹھت ہے اس کی کوئی خاص وجہ ہے تو سال گزر جانے کے بعد ہے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر منشیر):** اس کی کوئی خاص وجہ نہیں ہے آپ کو معلوم ہے کیوڈی اے

ایک چھوٹا سا ادارہ ہے اتحارٹی ہے اس میں تبدیلی کم ہوتا ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: ذی جی چونکہ ہر وقت تبدیل ہو سکتا ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر منشیر): ذی جی چونکہ حکومت بلوچستان بھی ہیں یہ ان کا کام ہے کیوڑی اے کا اپنا پوست نہیں ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: یہ سریل نمبر ۲۶ پر ہے فضل محمود ذی پی ڈاکٹر یکٹر ہیں لینڈ مخفف ہیں 1988 سے ہیں گیارہ سال گزر چکے ہیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر منشیر): یہاں تا ہوں کیونکہ وہاں جو افسر ہیں کیوڑی اے کے ہیں۔

جناب اسپیکر: وہ تو اکاؤنٹ سیکشن والا ہے اس کو کیسے نکالیں گے کیونکہ اکاؤنٹ ہی سارا اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: کیا ہر چیز جائز ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر منشیر): یا اتحارٹی کے ملازم ہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال سردار محمد اختر مینگل۔

X ۵۹۷ سردار محمد اختر مینگل:

کیا وزیر منصوبہ بندی اور قیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان نے اوڑی اے (ODA) ولڈ بینک اور ایشین ڈولپمنٹ بینک کی توسیع سے بعض افراد کو ہمیلتی ملحوظ انفارمیشن سسٹم (HIMS) کی تربیت کے لئے اندوں ملک ویرانی ممالک بھیجے گئے ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو مذکورہ تربیت کے لئے کہن کن افراد کو کونے ممالک بھیجے گئے ہیں۔ ان افراد کے نام تعلیمی کو اونٹ، صلح رہائش اور تربیت پر آمدہ خرچ کی کمل تفصیل دی جائے۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:

(الف) جی ہاں حکومت بلوچستان نے سینئر فیملی ہیلتھ پر اجیکٹ ورلڈ بینک (ODA\_IDA) حکومت برطانیہ کی مالی تعاون سے سال ۹۸-۹۷ اور ۹۹-۹۸ء میں دو افراد کو منحصر اور لے عرصے کے لئے مذکورہ کورس ہیلتھ مینجنمنٹ انفارمیشن سسٹم (HMIS) میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے بیرونی ممالک الگینڈ سمجھے گئے تھے۔ جن کی تفصیل جز (ب) میں دی گئی ہے۔ اندر وون ملک کسی آفسر کو تربیت نہیں دی گئی۔

(ب) ۱۔ ڈاکٹر سیف الدین ڈپٹی کوآرڈینیٹر (HMIS) تعلیمی کوائف ایم۔ بی بی ایس ضلع رہائش اور الائی۔ دورانیہ منحصر عرصہ کے لئے (تین ماہ) خرچ۔ تقریباً پانچ لاکھ روپے۔  
۲۔ جانب عبدالرحیم STATISTICAL OFFICER ضلع رہائش۔ ٹوب۔ دورانیہ۔ نو مہینہ۔ خرچ تقریباً پندرہ لاکھ روپے۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۵۹ء کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی غمغنا سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔  
سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر جواب میں دیا گیا ہے ان دو اشخاص کوہی بھیجا گیا ہے باہر ممالک میں ایک پر پانچ لاکھ کا خرچ آیا ہے ایک پر پندرہ لاکھ کا خرچ آیا ہے وزیر موصوف یہ مجھے بتا سکیں گے کہ کیا وہ کورس مکمل کر کے واپس آئے ہیں اگر ہاں تو ان کو کوئی اہم ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔  
جناب اسپیکر: کوئی اہم ذمہ داری دی گئی ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر فنшیر): گزارش یہ ہے جن محکموں نے سفارش کی تھی جب واپس آگئے تو ان کو دہاں بھجوادیا۔ اسی محکے میں واپس گئے ہیں اب محکے والے بتا سکتے ہیں کہ وہ عہدے پر ہیں یا نہیں ہیں مجھے علم نہیں ہے ہیلتھ میں واپس گئے ہیں اب ہیلتھ فنшیر بتا سکتے ہیں وہ عہدے پر ہیں یا نہیں ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: صوبائی حکومت کا ان پر ہیں لاکھ روپے خرچ ہوا ہے بطور سینئر فنшیر اور ان کی گورنمنٹ سے میں پوچھتا چاہتا ہوں جب ان پر اتنے اخراجات کے گئے ہیں ان کو باہر ہیر تفریغ

کے لئے بھیجا گیا اگر وہ تعلیم کے لئے گئے ہیں تو اس سے صوبے کو کیا فائدہ پہنچا ہے۔ اس سے جو کچھ سیکھا ہے اس سے صوبے کو بھی کوئی فائدہ دیا ہے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر مفسر):** سیکھا ہے ذی جی ہیلٹھ اب بھی آپ کے دستخطوں سے گئے ہیں اب میری یہ ذمہ داری نہیں بنتا ہے کہ سارے محکموں کے ملازم مجھے معلوم ہوں کہاں کہاں تعینات ہیں اگر آپ چاہتے ہیں تو ہیلٹھ مفسر سامنے بیٹھے ہیں پوچھ لیں۔

**جناب اپیکر:** وہ صرف اتنا کہد رہے ہیں کہ اچھا کام لیا جا رہا ہے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر مفسر):** کام لیا جا رہا ہے اچھا کام ان سے لے لیں گے۔

**جناب اپیکر:** اگلا سوال سردار محمد اختر مینگل صاحب۔

#### X ۲۷۶ سردار محمد اختر مینگل:

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

ماں سال ۹۸-۱۹۹۹ء کے دوران (ایس۔ ذی۔ پی) میں کل کس قدر نئی رجاري شدہ

اسکیمات رکھی گئی تھیں۔ ان اسکیمات کے لئے مختص رجاري شدہ رقم کی تفصیل دی جائے۔

#### وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:

صوبہ بلوچستان میں عرصہ دراز سے کوئی (SDP) نہیں بنی۔ ہاں اگر معزز رکن اسٹبلی کا

(PSDP) کے بارے میں سوال ہے تو تفصیل یوں ہے۔

#### نام سیپ (SAP) اسکیمات رقم میلین میں

شعبہ کا نام	شعبہ کا نام	اسکیمات جاری ۔۔۔۔۔ کل	مختص شدہ رقم	نام سیپ (SAP) اسکیمات	رقم میلین میں
زراعت	زراعت	۳	۱	۳	۵۹ ، ۵۲۵
امور حیوانات	امور حیوانات	۳	۱	۳	۸ ، ۳۹۲
جگلات	جگلات	۱	۳	۳	۲ ، ۶۰۰

۲۰۸۰۰	۳	۲	۱	ماہی گیری
۰۰۳۰۰	۲	۱	۳	صنعت و حرفت
۵۰۳۲۰	۳	۲	۱	معدنیات
۵۰۲۵۰	۲	۲	۳	افرادی قوت
۳۰۶۰۲	۲	۱	۱	اسپورٹس
۱۰۵۰۰	۱	۱	-	اطلاعات
۳۰۵۰۵	۱۲	۱	۱۱	تمیرات (PPN)
۱۹۹۰۸۲۳	۲۱	۳	۱۸	اریکیشن
۱۲۰۰۷۲۳	۲۵	۷	۱۸	تعلیم
۳۷۰۰۲۰۰	۸	۳	۵	صحت
۱۳۰۰۷۲۶	۷	۵	۲	سوشل و میڈیا
۱۳۰۰۷۲۶	۳	۲	۱	دینی ترقی
۱۱۰۰۲۳۰	۳	۲	۲	بیڈی اے
۵۳۰۳۷۲	۷	-	۷	کیوڈی اے
۱۱۰۳۷۵	۸	۲	۶	ماحولیات
۳۶۰۷۰۵	۵	۲	۳	واسا
صرف FPA ہے کوئی رقم جتح نہیں	۲	-	۲	بیجی
۵۰۰۰۰۰	۲	۲	-	اسپرشن پروگرام
۲۱۵۰۰۰	۱	۱	-	پلک فیدی بیک

۵۶۰۰۰	۱	۱	ریسرچ
۱۱۲۶۰۰۰	۳	۳	دیگر متفرقہ
۱۳۱۲۴۳۸۰	۲۱۲	۸۲	ٹوٹل (الف)

## سیپ کے تحت اسکیمات

شعبہ	جاری --- نئی --- کل	معنیش رجاری شدہ رقم ملین میں
پیک ہائیکو انجینئرنگ و دیہی ترقی	۲۶ ۸ ۱۸	۲۵۹ ، ۷۶۵
محکمہ تعلیم	۲۲ ۷ ۱۵	۱۳۷ ، ۲۷۲
محکمہ صحت	۲۶ ۲ ۲۲	۱۳۲ ، ۳۶۰
متفرقہ	۳ - ۲	۰ ، ۷۰۰
ٹوٹل (ب)	۷۶ ۱۷ ۵۹	۵۳۰ ، ۴۱۱
کل ٹوٹل (الف و ب)	۲۸۹ ۹۹ ۱۹۰	۱۹۵۲ ، ۵۹۱

جناب اپیکر: وال نمبر ۷ کے کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ختمی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔  
 سردار محمد اختر مینگل: جناب اس میں وزیر موصوف جاری شدہ رقم دونوں کا انکھنادیا ہے اس میں معنیش کتنی کی گئی اور جاری کتنی کی گئی یہ بریک اپ ہمیں دیا جائے۔ ۵۹ ہزار ۵ سو ۳۳ ملین اب اس میں سے جاری کتنی کی گئی۔

مولانا امیر زمان (سینئر مفسر): روایت ذپی ایس ذپی میں ہم نے ساری جاری کر دی۔  
 جناب اپیکر: تمام الوکیل بیسہدے دیا گیا۔

**سردار محمد اختر مینگل:** جناب صفحہ نمبر ۲۳ پر لکھا ہے جاری اسکیمات اس کے لئے لکھا گیا ہے ایس پی اے کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی سمجھا جائیں گے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر):** فارن کے پیسے نہیں ملے ہیں زیر والوکیشن، ہم نے رکھے یہ اسکیم ہمارے اور آپ کے وقت کے ہیں جب ہم نے پیسے رکھ دئے جب باہر سے پیسے ملیں تو شروع کر دیں گے اس سال بھی پڑے ہیں ہم نے رکھ دیئے کوئی ڈوزن ملتو ہم شروع کر دیں۔

**جناب اسپیکر:** ایف پی اے سے کیا ملا ہے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر):** فارن ایڈڈ پروگرام ہوتا ہے۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل:** فارن کا رقم ہے ملا تو تھیک۔ یہ مختص تو ہو گا۔

**جناب اسپیکر:** یہ ان کا پیسہ ہو گا ہمارا نہیں ہے۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل:** میں سمجھ رہا ہوں بجٹ میں الٹ ہوتا ہے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر):** اس کیلئے ہم نے ٹوکن امانت رکھتے ہیں اگر کوئی ڈوزن جائے اور کہے کہ ایس ڈی پی میں آپ نے جو رقم رکھا ہے تو ہم دکھا سکتے ہیں کہ یہ پیسے پڑے ہیں۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل:** سوال یہ آیا ہے کہ ایس ڈی پی کیا ہے اور آپ نے لکھا ہے کہ صوبہ بلوچستان میں عرصہ دراز سے کوئی ایس ڈی پی نہیں ہے تو اس کے معنی کیا ہیں، کسی وقت میں کوئی ایس ڈی پی ہوتا تھا۔

**مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر):** گزارش یہ ہے کہ پہلے وقت میں یہ اکٹھ ڈیوپمنٹ پروگرام ہوتا تھا۔

**سردار غلام مصطفیٰ ترین:** جناب انہوں نے پیلک ہیلتھ انجینئرنگ کا کوئی اسکیم نہیں بنایا ہے۔ خالی جگہ ہے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر منسٹر):** پیلک ہیلتھ اور دیہی ترقی کے یہ دونوں مشترکہ فنڈز ہیں۔

**جناب اسپیکر:** تھیک ہے۔

جناب اپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر تاراچند۔  
۹۷۶ء کے ڈاکٹر تاراچند:

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راد کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۹۸-۹۹ء کے بجت میں صوبہ کے تمام ایم پی اے صاحبان کے لئے کل کس قدر فذ مختص کی گئی تھیں۔ نیز ہر ایم پی اے جس قدر ترقیاتی کام کر دائے ہیں، ان کی حلقہ و تفصیل دی جائے وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:

پیک سکھرڈولپمنٹ پروگرام برائے سال ۱۹۹۸-۹۹ء کے تحت ایم پی اے صاحبان کا کل صوابدیدی فذ ۴۰۰۰،۲۱۵ ملین روپے تھا۔ جس میں ہر ایم پی صاحب کے لئے (۵۰) لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے۔ جن میں سے پانچ لاکھ روپے بیت المال کے لئے مخصوص تھے۔ کابینہ کے فیصلہ مورخہ ۱۱۵ اکتوبر ۱۹۹۸ء کے مطابق مذکورہ رقم ایم پی اے صاحبان کے متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحبان کو دو قسطوں میں جاری کئے گئے۔ پہلا قسط ۱۳۰ اکتوبر ۱۹۹۸ء اور دوسرا ۱۵ جنوری ۱۹۹۹ء کو جاری کیا گیا۔ جہاں تک تعیناتی کاموں کی تفصیل کا تعلق ہے۔ چونکہ کابینہ کے فیصلے کے مطابق یہ قوم ڈپٹی کمشنر صاحبان کے زیر نگرانی کمیٹی کے تحت خرچ کرنے تھے اور اسکیمات کی نشاندہی ایم پی اے صاحبان نے کر کے ضلع کے سطح پر عمل درآمد کروانا تھا۔ لہذا امحکہ منصوبہ بندی و ترقیات کے پاس اسکیمات کی جامع تفصیل موجود نہیں۔ تاہم اب تک سولہ ضلعوں سے پچیس ایم پی اے صاحبان کے اسکیمات پر عمل درآمد کی رفتار کے بارے میں رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ جو کہ خیم ہے۔ لہذا اسیلی لائیبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔ باقی دس ضلعوں سے بار بار استفسار اور خط و کتابت کے باوجود رپورٹیں موصول نہیں ہوئی ہیں۔

جناب اپیکر: سوال نمبر ۹۷۶ء کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔ ڈاکٹر تاراچند: جناب اپیکر یہ جو ہمارا سوال تھا کہ ایم پی اے کی است مہیا کی جائے کہتا کہ معلوم ہو سکے کہ کس ایم پی اے نے کیا کیا ہے کیا گل کھلائے ہیں اس میں آدھے ہیں اور آدھے کی است مہیا نہیں کی گئی ہے اس کی کوئی وجہ ہے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر منستر):** جناب یہ جواب پڑھیں تو اس میں لکھا ہے کہ صوبائی کامیابی کے فیصلے کے مطابق یہ پیسے ہم نے ڈی سی کوریلیز کے ہیں چونکہ سولہ ضلعوں کی استہانے پاس پہنچی ہے تو ہم نے مناسب سمجھا کہ ہم کم از کم ان سولہ ضلعوں کی استھنترم کو دے دیں۔ وہ کمی ابھی تک رہتی ہے وہ جب آئے گی وہ ہم دے دیں گے۔

**ڈاکٹر تارا چند:** دس کی بعد میں دے دیں گے۔ جناب اس میں لکھا ہے، یہ ایک محمد علی رندھی کی اسکیمیں ہیں اس میں کنویں زیادہ کھدائے ہوئے ہیں کوئی خاص وجہ ہے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر منستر):** یہاں کی صوابدید ہے۔ (مدائلت)

**ڈاکٹر تارا چند:** ضمنی سوال ہے جناب محمد علی صاحب اس کا جواب دیں۔ پچاس لاکھ کے کنویں خریدے گئے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر منستر):** یہ ایم پی اے کی صوابدید ہے کہیں پانی کی زیادہ ضرورت ہے کہیں زیارت کی نشاندھی کی ہے کہیں سڑک کی کہیں مندر کی ضرورت ہے کہیں قبرستان کی ضرورت ہے۔

**ڈاکٹر تارا چند:** جناب اس میں ہمیں بد نیتی نظر آتی ہے۔ پہلے پی اینڈ ڈی کے پاس ایک نیم ہے اس کو چیکنگ کرے۔

**مولانا امیر زمان (سینئر منستر):** یہ چیکنگ اس طرح ہوتا ہے حکومت بلوچستان کے حوالے سے جو کمی ہے ایم پی اے، ڈی سی اور متعلقہ محکمہ کا اے سی ہوتا ہے۔

**ڈاکٹر تارا چند:** جناب پی اینڈ کمی ہے وہ ان اسکیمات کو چیک کرے۔ جو اسکیمات ایم پی اے صاحب نے دیئے ہیں پیسے خرچ کے ہیں وہ پیسے خرچ ہوئے یا نہیں۔ یہ پی اینڈ ڈی کا کام ہے۔

**جناب اپسیکر:** یہ پی اینڈ ڈی کا کام ہے۔

**ڈاکٹر تارا چند:** جناب یہ محمد علی صاحب فوڈ کے پیسے لکھا ہے ہیں ایم پی اے فوڈ کے پیسے کھا جائیں۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے شریز خان کو یہ ہضم کر رہے ہیں۔

میر محمد علی رند: وہاں سیلا ب آگیا۔ کنویں پانی کی زیادہ ضرورت تھی۔ میں نے دیا ہے کام ہوا ہے سردار محمد اختر مینگل: کیا مولانا صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ جناب یہ حکومت کی پالیسی نہیں ہے کہ تمام ایم پی اے چاہے وہ حکومت کے ہوں یا حزب اختلاف سے جو اسکیمات وہ دیدیتے ہیں تو ان پر چیک رکھنے کے لئے کیا ان پر عمل درآمد ہوا ہے کوئی ایسی نیم تفہیل دی گئی ہے تو اس کی رپورٹ ہاؤس کے سامنے رکھ لکھیں گے۔

مولانا امیر زمان (سینئر منستر): جب اس کی پر اگر س رپورٹ آجائے گی تو ہم اس کو آپ کے سامنے رکھ دیں گے۔ جیسے یہ آچکی ہے اسیں سارے تفصیل لکھا ہوا ہے کہ کتنا لکھنا کام ہوا ہے اتنا نہیں ہوا ہے یہ ذی ہی کے تو سطح سے رپورٹ آجائی ہے اس لئے ذی ہی اور متعلقہ ایم پی اے ہوتا ہے۔

ڈاکٹر تارا چند: جناب اپنیکر صرف فائدلوں کا پیش بھرا گیا ہے باقی سب غلط لکھا گیا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب یہ راسوال مولوی صاحب نہیں سمجھے میں چاہتا ہوں کہ جو بھی ایم پی اے صاحبان ہیں کیونکہ حکومت کا پیسہ ہے یہ پیلک کا پیسہ ہے آیا اس پیلک کا پیسہ صحیح استعمال ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے اس کے لئے باقاعدہ پی اینڈ ذی ہے جس ڈپارٹمنٹ کے ذریعے کام ہوتا ہے اگر پی اینڈ ذی لوکل گورنمنٹ کا کام ہوتا ہے وہاں پر رپورٹ بناتے ہیں اس میں کنویں ہوتے ہیں تالاب ہوتے ہیں ہر قسم کے کام ہوتے ہیں اور کچھ پانچ لاکھ بیت المال کے لئے ہوتا ہے وہ اس کو استعمال کرے یا نکالے کیا وزیر موصوف مجھے یہ بتانا پسند کریں گے انہوں نے تمام کاموں کی تفصیل معلوم کی ہے تسلی کی ہے کہ سب کام ہے یا نہیں ہوئے ہیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر منستر): جناب جہاں تک آپ اس ایم پی اے سیشن کی بات کر رہے ہیں وہ جو ہمارے اس کے لئے چیف آف سیکشن ہیں، کر رہے ہیں بلکہ میں نے خود تمام بلوچستان کا اس کے لئے دورہ کیا ہے ہر ڈویژن میں میں گیا ہوں اور ڈویژن کے حوالے سے میں نے مینگل بلا یا ہے، جہاں تک گوادر تک۔ جو میرے سامنے پر اگر س آئے ہیں جو سول اصلاح کا میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا باقی جو آ جائیں گے اور جو اس سے متعلق سیکشن افسر سے اس کی ذمہ دار ہے اس

سے میں پوچھ لوں گا وہ بتا دوں گا۔

آج سوال جواب کتنے، تمن گھنٹے ہوئے ہیں میں نے تو نہیں کہا میرے سوالات ہیں یہ کتنا وقت ہو گیا ہے۔

جناب اپسیکر: آج سوال ختم کرنے تھے اور دلگی کی ضرورت تھی آپ نے خود وقت ضائع کیا اور دلگی کرتے رہے۔

جناب اپسیکر: رخصت کی درخواستیں پڑھتے۔ (مداخلت)۔ رخصت کی درخواستیں

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی): میر فائق علی جمالی صاحب وزیر محنت نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔

جناب اپسیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی) (سیکریٹری اسمبلی): میر اسرار اللہ زہری صاحب وزیر بلدیات نے اطلاع دی ہے کہ وہ کونک سے باہر گئے ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکیں گے۔

جناب اپسیکر: وال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور کی گئی)

جناب اپسیکر: کیا زیر و آور کریں گے۔ تو سُم اللہ کریں۔ (زیر و آور)۔

جناب اپسیکر: سردار محمد اختر مینگل صاحب۔

سردار محمد اختر مینگل: شکر یہ جناب اپسیکر، میں زیادہ نام نہیں لوں گا۔ پر اس کو میں مسئلہ بھی سمجھوں گا ایک تھا ایک پلکھنیکس جو اسمبلی میں پیش بھی ہوا تھا اور جس کے لئے کمیٹی بھی بنائی گئی تھی۔ اس سے پہلے آرڈیننس بھی یہاں پر پیش کیا گیا تھا جس کی بنیاد بھی اب تک ختم ہو چکی ہے لیکن اب اسی دوران مختلف علاقوں میں ایڈمنیسٹریشن کے ذریعے سے ایک پلکھنیکس جو لوگوں سے وصول کیا جا رہا ہے وہ کس بنیاد پر ہے۔ اگر آرڈیننس بھی لپس ہو گیا ہے تو بل جو ابھی تک کمیٹی کے پرداز ہے کمیٹی نے ابھی تک اس پر کوئی فیصلہ بھی نہیں کیا گیا ہے تو وہ کس روڑ کے تحت کس قانون کے تحت جو وہ فکس وصول کیا جا رہا ہے۔ اور زمینداروں کو تجک کیا جا رہا ہے مقامی انتظامیہ کی طرف سے ایک تو قحط سالی ہے

بلوچستان کے اکثر علاقوں میں بارش تک نہیں ہوتی ہے ایک تو خدا کی طرف سے قحط سالی ہے اس کو تو ہم نہیں روک سکتے ہیں۔ دوسری واپڈا کی طرف سے قحط سالی ہے تو اس پر واپڈا کا ڈنڈا بھی ہے فوجی تو ان سے بچانے کے لئے اور جو ہے دوسری مصیبت کے ذریعے نیکس عائد کیا گیا ہے اس کی میں گورنمنٹ سے وضاحت چاہوں گا۔ دوسرا جواہم مسئلہ ہے کونہ میں پانی کے پینے کا جو بسم اللہ خان صاحب جا رہے تھے کہ خود گورنمنٹ کی طرف سے یہ انسٹینٹ آرہے ہیں کہ چند سالوں میں شہر ریختان نہ جائے گا۔ مگر اب بھی یہ پربھی اس پر ایک پردگرام نشر کیا گیا ہے۔ کہ کونہ کی یہ حالت ہے تو اس سلسلے میں گورنمنٹ کی طرف سے کوئی پالیسی یا منصوبہ بندی کی ہے تو وہ بھی ہم سمجھتے ہیں کہ اس کو عوام کے سامنے لاایا جائے۔ شکریہ۔

**بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر) :** جناب ایک مسئلہ جس کی میں وضاحت کرنا چاہتا تھا وہ ہے ایگر یکچھ اکتم نیکس میں ترمیم کا مسودہ ہمارے سامنے ہے۔ ایگر یکچھ اکتم نیکس پہلے سے ۱۹۹۶ء کی اسمبلی میں یا ایکٹ پاس ہوا تھا۔ بعد میں ضرورت یہ محسوس کی گئی کہ نیکس اس طریقہ سے کم ہو رہا ہے ایک ترمیمی بل تھا جس کو ہم نے اسمبلی میں پیش کرنا تھا۔ وہ جو ۱۹۹۶ء کی اسمبلی میں جس میں سردار صاحب موجود تھے وہاں ایگر یکچھ اکتم نیکس کا بل پاس ہوا تھا۔ وہ ابھی تک یہاں لاگو ہے، ہم نے اس میں اضافے کے لئے ترمیم کرنے کیلئے مالیہ بڑھانے کیلئے ترمیمی بل ہمارے سامنے ہے جو آرڈننس کی صورت میں ہے جس پر ہم بحث کر رہے ہیں سردار صاحب اگر چاہتے ہیں بلوچستان میں ہر حوالے سے زرعی شعبہ سے جو لوگ مسلک ہیں ان کے لئے قدرتی آفات بارش کا نہ ہونا، قحط، بیکلی کی کمی ہر حوالے سے زرعی شعبہ متاثر ہے لیڈر آف دی ہاؤس سے حکومت سے گزارش ہے کہ اس سال زمینداروں سے زرعی نیکس نہ لیا جائے یہ گزارش ہے۔

جہاں تک پینے کے پانی کا مسئلہ ہے اس پر بلوچستان کا بینہ کا ایک خصوصی اجلاس ہوا ہے پانی کا مسئلہ پر یہ قرار دیا گیا کہ بلوچستان میں کونہ کے لوگوں کیلئے پینے کا پانی کا مسئلہ نہایت اہم مسئلہ ہے یہ ترجیحی مسئلہ ہے جہاں تک اس کیلئے صوبائی حکومت کے اختیار میں ہے کہ اس کے لئے ریزرو ائرنیشنے

جائیں۔ نئے ٹوب ویل کھودے جائیں جو موجودہ لائنس ہیں، جو خراب ہو رہی ہیں جن سے پانی کا خیال ہو رہا ہے اس کو دور کرنے کے لئے صوبائی حکومت اپنے دسالک برتوئے کار لارہی ہے اس پر ہم کام کر رہے ہیں یہ جو پورا پانی باہر سے لانا ہے ذمہ بننا ہے اس کا پانی لانا ہے یا چیر غائب سے لانا ہے اس کے لئے فارلن مدد کی یا فیڈرل گورنمنٹ کی مدد کی ضرورت تھی فیڈرل گورنمنٹ کے سامنے بلوچستان صوبائی کا بینہ کی طرف سے کوئی کے پانی کو سب سے اہم ترین ہمی مسئلہ رکھ کر پیش کر دیا گیا۔

**جناب اپیکر:** عبدالرحیم خان مندو خیل۔

**عبدالرحیم خان مندو خیل:** زیر و آور پرنسیس اس مسئلے کے متعلق موال ہے کہ آپ نے اس کے لئے ایک ناسک فورس بنایا تھا آفیشل گزیٹ میں آیا تھا اور اس کا ہمیں لیٹر بھی ملا اور اس ناسک فورس کا کہا گیا تھا آپ ایک مینے میں اس کی روپورٹ دیں لیکن اس کی ابھی تک کوئی مینگ نہیں ہوئی۔

**بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر):** اس کا وزیر اعلیٰ صاحب بتادیں گے۔

**جناب اپیکر:** پُرس موسیٰ جان۔

**پُرس موسیٰ جان:** شکریہ جناب اپیکر میں زمینداروں کے ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلانا گا۔ پیاز جو اس وقت افغانستان سے آ رہی ہے اور ایران سے آ رہی ہے تو ہمارے زمینداروں کا جزو پیاز ہے اس کی قیمت بالکل گر گئی ہے میں حکومت بلوچستان سے گزارش کروں گا کہ افغانستان اور ایران کے پیاز کو بند کیا جائے بلوچستان کے زمینداروں کی جو آمد فی کا ذریعہ ہے وہ پیاز ہی ہے اس کے علاوہ جو پاسوں نیقین دہانی کرائی تھی کوہ پیاز خریدے گا تو ان سے گزارش ہے اس کو زیادہ سے زیادہ قیمت پر لیا جائے جیسا کہ مرد اختر صاحب نے کہا کہ قحط سالی ہے سب کے باغات بھی اس سال نہیں بکے ہیں کیونکہ ان میں کوئی پھل نہیں تھا آلو کا فصل اچھا نہیں ہے صرف ایک فصل ہے جو پیاز ہے تو ہم گزارش کرتے ہیں کہ پیاز کو پاسکو زیادہ سے زیادہ نرخ پر خریدے باہر کے پیاز کے بالکل بند کیا جائے اگر باہر کا پیاز آگیا تو یہ کوڑیوں کے دام بھی نہیں بکے گا۔ شکریہ۔

**جناب اپیکر:** ڈاکٹر تارا چندر۔

ڈاکٹر تارا چندر: جناب والا کویت فنڈ کے ذریعے بلوچستان کے مختلف علاقوں کو بجلی فراہم کرنی تھی اس حوالے سے چند ماہ پہلے بھی اچلاس ہوئے ہیں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کی تھی کہ اس کو واضح کریں کہ اس کے متعلق کیا پالیسی ہے ناتھا کر نینڈ روغیرہ ہو رہے ہیں اس کی کیا صورت حال ہے بتائیں۔ شکریہ۔

جناب اپنیکر: عبدالرحیم خان مندوخیل۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا ہمارے صوبے میں، صوبے کی انتظامیہ کو چلانے کے لئے ہماری جو صوبائی سروز ہے اس کے دو حصے ہیں جمیعی طور پر فیڈرل کو ملک کر ایک پر اونسل سول سروز ہے اور ایک پر اونسل سول سکریٹریٹ سروز ہے۔ یا ہم مسئلہ ہے اس کے مختلف عہدوں پر یا سنٹرل سروز اپنکمنٹ میں یہ مسئلہ ہے کہ سکریٹریٹ سروز والے ہیں اس کی خصوصی طور پر حق تلفی ہو رہی ہے جو ہمارے صوبائی سروز کے لوگ ہیں ان کو ضلعی عہدوں پر یا انتظامی عہدوں پر مقرر نہیں کیا جاتا اس طرح دیگر جو اعلیٰ عہدے ہیں گریڈ میں اکیس اس میں بھی ان کا حق نہیں دیا جاتا اور سکریٹریٹ میں جہاں انہیں ہونا چاہیے حق نہیں دیا جاتا۔ تو یہ مسئلہ کافی وقت سے ہے کہ صوبائی گورنمنٹ اس مسئلے کو صحیح طریقے سے انصاف سے خوش اسلوبی سے حل کرے اور اس کا کوئی تعین ہوا س کے بارے میں صوبائی حکومت نے کمیشن بنایا اور پھر تیسری بار ستائیں مارچ ۱۹۹۶ء کو جناب جنیش ریٹائرڈ مینگل کو کمیشن کی شکل میں انہیں اختیار دیا گیا کہ ٹریزا فرنس بھیجا گیا کہ وہ اس مسئلے کا صحیح معنوں میں تعین کرے کوئی تعین کرے تو انہوں نے نکمل انکوارٹری کی اور اس کا ہستہ پس منتظر قوانین مختلف ماہرین کی رائے سن کر اور پھر انہوں نے اپنی ایک رپورٹ دے دی اور اس رپورٹ میں آخر میں رکنڈیشن ہے۔ In my colclated view there shall beresan able balance in the Quata of two service group if the Govt. accepts the fallowing recommendations۔ پھر انہوں نے اس کو

چارٹ کی شکل میں بتایا ہے۔

S.NO	Basic pay scale	Share of pcs exuctive Br	Share if pss
1-17	1-17- 5%	10 %	90 %

یعنی انہوں نے مکمل اس کو پورا نرم آف ریفرنس کے مطابق انہوں نے اپنی ریکمنڈیشن دی۔ لیکن اس کے باوجود اس مسئلے کے بارے میں یہ مسئلہ حکومت نے حل نہیں کیا ہے اور ابھی تک حق تلفی ہو رہی ہے اور انتظامی دوسرے معاملات میں مشکلات بھی پیدا ہو رہی ہیں اور ان کے مجموعی طور پر صوبے کی انتظامیہ کے لئے مشکلات ہیں صوبے کا چلانے کیلئے اور وہ لوگ جوان ملازمتوں میں ہیں ان کے حقوق کا نقصان ہو رہا ہے تو ہماری چیف منیر سے ریکوئیٹ ہے کہ وہ اس مسئلے میں جرأت مندی سے اقدامات کریں اور ان ریکمنڈیشن کے مطابق فیصلہ کریں۔ شکریہ۔

جناب اپیکیر: جی چکی صاحب۔

میر محمد اسلم چکی: جناب ایک زمینداروں کا مسئلہ ہے کبھر کے متعلق کہ اکثر کبھر کا جو فصل ہے جو بلوچستان میں بہت زیادہ پیدا ہوتی ہے لیکن اس کا ریٹ جو ہے نہیں ہے وہ سڑ جاتا ہے پچھلے دونوں مکران اور تربت میں اس کے لئے سیمنار ہوا اور وفاقی حکومت نے کہا اس کے لئے خاص انتظام کر لیں گے لیکن اسکے بعد اب بھی اس کا ریٹ جو پہلے تھا اب بھی وہی ہے کوئی فرق نہیں ہوا نہ کوئی فیکشہ ہے جو ڈبوں میں بند کرے اور اکثر جو ہے اتنا زیادہ فصل ہونے کے باوجود سڑ جاتی ہے اور ناکارہ ہو جاتی ہے اس کے لئے قائد ایوان سے گزارش ہے کہ اس کے لئے اقدامات کریں کہ یہ صوبے کا بہت بڑا پیداوار ہے جو ضائع ہو رہا ہے۔

جناب اپیکیر: شکریہ جی قائد ایوان صاحب۔

میر جان محمد جمالی (قائد ایوان): شکریہ جناب اپیکیر صاحب۔

زرعی تکمیل کے بارے میں بسم اللہ خان نے بتایا جو کمیتی کے ممبر ہیں وہ معاملہ ابھی تک التواہ میں ہے وہ اپنی جگہ ہے اس کی وضاحت وہ کرتے گئے۔ تو مسئلہ انہوں نے اٹھایا پینے کے پانی کا۔ یہ

صرف کوئنہ تک محدود نہیں رہا ہے یہ سارے بلوچستان میں مسئلہ بتا جا رہا ہے لیکن کوئنہ کی اہمیت اس  
حوالے سے ہے جناب اپنے کہ ہر ساتواں بلوچستانی اس شہر میں بتا ہے اور اربوں روپے کا جو صوبائی  
حکومت کا اسٹرپچر ہے وہ کوئنہ میں ہے باہمیت دوسرے دیکی ڈویژن کے حوالے سے۔ ایک ہی واحد  
بڑا شہر ہے۔ جس میں Symblance of health facility, Symblance of education facility, Symblance of civic facility, Those all things much be desired.

ہے یہ تو اربوں روپے کی ہماری اس شہر میں انوشنٹ ہے اور اگر پینے کے پانی کا جس طرح یہ مسئلہ  
سمجھیں ہوتا جا رہا ہے ورنہ یہ نہ کہتے ہیں کہ سن ۲۰۱۲ء تک پانی نہیں میدھا۔ نوکنڈی والی حالت  
آجائے گی لیکن ہمیں جو حالات معلوم ہوئے ہیں مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ سن ۲۰۰۵ء کے بعد پانی نہیں  
ملے گا۔ تو اگلا سوال ہو گا کہ بھائی کیا کر رہے ہیں، دو ہزار پانچ کے یہ شہر آپ چھوڑ کر چلے جائیں گے تو یہ کیسے  
اربوں روپے کا انوشنٹ جو اس شہر میں ہے سرکاری نہیں۔ یہ سارا آپ چھوڑ کر چلے جائیں گے تو یہ کیسے  
ہو گا اس میں جو اس کے لئے ناسک فورس بنائی گئی تھی جس کو حیم صاحب نے پونٹ آؤٹ کیا ہے۔  
اس کے ذمے کام دیا گیا ہم نے دو چیزوں کو فوکس کیا ایک فوراً کوئنہ واوی کے نزدیک پانی کے  
سورسز (ذرائع)۔ میں اس کی تفصیل میں جاؤں گا کہ ولی علیٰ میں ایک پریشان سورس ہے جس کو ہم نے  
لیا ہے اور دوسرا منگلی ڈیم ہے جو پریشان سورس ہے اس پر بنایا گیا ہم مردے ہیں کہ جلد از جلد وہاں سے  
حاصل ہو۔ ولی علیٰ کے متعلق ہم نے افواج پاکستان سے بات کی ہے کہ ہم وہاں سے جو پانی لا سکیں  
گے، ولی علیٰ کا ڈیم درس کر کے آپ کی لائیں علیحدہ جانی چاہیے ہمارے شہر یوں کی علیحدہ۔ ان کے  
مزاج کو جانتے ہوئے اگر ان کے حوالے پاپ کر دی تو پتہ چلے گا کہ سارا پانی چھاؤنی کی طرف جا رہا  
ہے اور شہر کی طرف نہیں آ رہا ہے۔ اس کے لئے ہم نے کہا کہ ہم نے بنیاد سے علیحدہ پاپ ڈالنا ہے  
جو شہر کی طرف آئے گا پھر آگے ہم تقسیم کریں گے جو ہمارے ہاتھ میں ہو گا۔ منگلی ڈیم کے سورس کے  
لئے ہم بھاگ دوڑ کر رہے ہیں ریسورس کے لئے۔ اس پر کروڑوں روپے خرچ آئے گا لیکن یہ چیز  
ستا ہو گا ڈھلوان کی طرف پانی آیا گا بلندی سے۔ اس کے لئے ہمیں موڑ کم لگانے پریس گے اس کے

لئے وسائل کی بات ہے میں آپ کے قو سط سے ایوان سے گزارش کروں گا کہ ہمیں اپنے فنڈ بھی قربان کرنے پڑے تو ہمیں کرنے پڑیں گے اس دل بارہ لاکھ کی آبادی کے لئے۔ اگر وہ نہیں کیا تو ہمارا سارا اسر کچھ سر کاری اور نجی کا بالکل بینچھ جائے گا میں اس کو تسلیم کرتا ہوں۔

دوسری بات درلہ بینک کے پرو چیک کے پرو گرام ایک ارب مریضہ کروڑ روپے بلوچستان کا حصہ انہوں نے رکھا ہے۔ تو ان میں سے کہا ہے کہ ہمیں فوراً بچپن کروڑ روپے کر کے دیں کہ ہم ڈیلے ایکشن ڈیم اور ری چار جگ ڈیم بنائیں اس میں وقت ضرور گے گا۔ بینک ہونگی ہے رابطہ ہے فیڈرل گورنمنٹ سے ثبت جواب مل رہا ہے وزارت پانی اور بجلی بھی اور زرعی خصیری میں بھی۔ اس کے ساتھ فلڈ پریکشن پرو گرام آیا ہے۔ اس کے لئے فارن اند اوکی ضرورت ہے اور اس کے لئے۔ جناب اپنے میں ذکر کر رہا تھا جو فارن انویسٹمنٹ کی توقع کر رہے ہیں اس میں رکاوٹیں ضرور ہیں مگر پیش رفت ضرور ہو گی جچھے دونوں ایکشن ڈولپمنٹ بینک والوں نے کہا تھا کہ جی آپ کے گورنر صاحب گورنمنٹ آف پاکستان کے پریز بینک کے دستخط ہونے چاہیے یا گورنمنٹ آف بلوچستان کے گورنر کے دفتر ہم نے کارروائی کرادیے ۲۸ کروڑ کی ایکیمیں پنجاب میں سندھ میں اس کو فلڈ پریکشن کہہ رہے ہیں لیکن ہم نے ان کو قابل کر لیا ہے کہ ہمارا فلڈ پریکشن کا مسئلہ نہیں ہے ہمارا ہاں جو بر ساتی نالے پہاڑی ان کے پانی کو ہم نے استوریج کرنا اور جیلا بزرگ رہنے تو اس پر انہوں نے ایڈ و انس ایکیمیں بھیجنے کا ارادہ کیا ہے کہ ہم فوراً بیچ رہے ہیں اور یہ ۲۸ کروڑ ہماری کوشش یہ ہو گی کہ فلڈ پریکشن کے کام کیسا تھا ساتھ زیادہ یہ ہمارے ڈیلے ایکشن ڈیم اور ری چارج کے طرف چنانچا ہے یہ دونوں چیزیں ہیں اس وقت ہاتھ میں ہیں ہر وقت کہتے ہیں کہ زراعت اس وقت ترقی کرے گی جب پانی ہو گا اور زراعت سے پاکستان مستفید ہو گا بلوچستان زراعت کی چیزیں خوب پیدا کریگا اور سارے پاکستان کو خود کفالت کی طرف لے جائے گا ہمیں پانی اگر آپ لوگ نہیں دیں گے تو یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا ہاں دو ہزار کیوںک سے زیادہ ہمارا پانی بچا ہوا ہے وہ کچھ کے علاقے میں آسکتا ہے قدرت نے وہ ایسا علاقہ بنایا ہوا ہے کہ اسی طرف پانی جائے گا اور وہ دو ہزار کیوںک لیکن وہ

تو زراعت کے لئے ہے پینے کیلئے نہیں ہے لیکن دوسرے بلوچستان کے حصے وہاں ضرور مسئلہ ہے اس کے لئے پیش رفت ہو گئی ہے اور یہ محنت اور کوشش جاری رہے گی اور انشاء اللہ ضرور وہ مکمل ہو گا مجھے تو آہار نظر آ رہا ہے کہ جلد اکام مکمل ہو گا پرانی موئی جان صاحب نے پیاز کے بارے میں میر اسلام کی بات کو بھی میں اس میں انک کرنے لگا ہوں پچھلے دنوں ہم اسلام آباد بنیادی میکسز کے حوالے سے لیکن آغاز ال جان کو لے کر گئے تھے ساتھ اور ادھر ہم نے اپنا پواخت صاف کہہ دیا کہ آپ نے جو ایکسپورٹ کے لئے روپے فی کلوکی پر اس مقرر کی ہے اس پر ہم مقابلہ مارکیٹ میں نہیں کو سکتے تو انہوں نے سات روپے فی کلوکر دیا میری کوشش ہے کہ اور ذرا کم ہو جائے پچھلے دنوں جو پیاز کی قیمت اچھی طی زمینداروں کو خوب اس دفعہ انہوں نے پیاز کاشت کیا لیکن انہوں قیمت صحیح نہیں ملی تو اب ایکسپورٹ پرور سینگ بیرو رکھ دیا ہے اسی کی وجہ سے کہ اب فوراً بلوچستان کا ایک وفد جائے مدل ایسٹ دیئی جو وہ اسپانسر کر رہے ہیں کہ فوراً مارکیٹ جائے جس میں فصل پیدا کرنے والے بھی ہوں اور پیاز بیخنے والے بھی خصوصی طور پر بلوچستان کو اجازت دے دی گئی ہے اگر لال جان صاحب سو ماورا کو واپس آ رہے ہیں فلات گئے ہوئے ہیں تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سیبوں کیلئے جانا ہے پیازوں کیلئے وہ جائے میں سمجھتا ہوں وہ سیبوں کو چھوڑے اس وقت پیاز کیلئے چلا جائے دیئی اس کے علاوہ جو بھوروں کے سلسلے میں سیمانا کرایا پہلی دفعہ پڑھ چلا ہے کہ اچھی کے دوستوں اور اسلام آباد میں بھی کہ اتنی مقدار میں بکھر بلوچستان میں ہوتے ہیں۔ جناب اپنیکر ہم زمیندار ہیں ہمیں نقصان ہو رہا ہے یہ کمی ضرور بیٹھنے گی جو جلدی فیصلہ کرے گی پیاز اور سب کے بارے میں بھی اور بھوروں کے بارے میں بھی یہ سب وافر مقدار میں ہیں۔ لیکن ہمیں پورا تعادون مل رہا ہے وفاتی وزارت زراعت سے لا یکا صاحب بالکل بلوچستان کے بارے میں Serious ہے ذاتی تعلقات کی وجہ سے بھی اور ہائم بھی دیتے ہیں۔ یہ ان کی کوششوں سے ہمارا ایک اچھی وفد سیبوں کے سلسلے میں بھی جا رہا ہے ساتھ ایسا اور اپنی وفد اچھی اور لگفٹ میں بھی جا رہا ہے پیاز کے سلسلے میں تھوڑی اور بھی محنت کرنی پڑے گی جس میں ہمیں اس سلسلے میں ماہرین کی بھی ضرورت ہو گی جس میں وہ بھی ہمارے ساتھ شامل

ہو جائیں پاسکو والے بھی ذرا کمزور تھے ہمارا پیاز اتنا سخت ہے اگر ہم اس کو ادھر بھی اسٹور کر لے تو  
 کر سکتے ہیں۔ میں پرنیں مویں جان سے گزارش کروں گا کہ اجلاس کے بعد نامم نکالے تھوڑا بیٹھے اس  
 سلسلے میں میرے ساتھ رحیم مندو خیل صاحب نہیں جناب اپنے پہلے تارا چند کے حوالے سے بھل کے  
 حوالے سے کوئی بڑی امید تھی کہ وہ آئینے کے پچھلے دو ماہ سے نہ ہاں کا جواب ہے نا اور میں نا امید ہوں  
 کہ کویت کا طرف سے نا کا جواب مل گا رحیم مندو خیل صاحب نے سروس کے حوالے سے بات کی  
 بی۔ سی۔ ایس اور بی۔ ایس۔ ایس کا مسئلہ ہے جو جشن میتھل صاحب نے جو رپورٹ دی تھی وہ ان  
 دو فریقوں کی تھی ان دونوں فریقوں کا مسئلہ جو ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہماری سکریٹریٹ گروپ کے جو  
 پوست ہے اس میں آگے ہیں۔ بی۔ سی۔ ایس والے قابض ہے میکر بیڑی شپ بھی ہمیں نہیں مل رہی  
 ہے ڈپی سیکریٹری یلوں تک ایڈھل ڈپی سیکریٹری تک یہ لوگ آکے قابض ہوتے ہیں تو خصوصی طور پر  
 ان دو گروپ کے لیکن جس میں وہ آپ کا ڈی۔ ایم۔ جی گروپ، وہ بھی فریق بن گیا کچھ بیکوکر میں کہ  
 ہیئتکی خشی سے یا انجینئرنگ خشی سے لوگ آتے ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ جی ہمارا بھی حق نہتا ہے  
 بلوجستان میکر بیٹریٹ میں سروس کرتا ہے لیکن اس کے باوجود آج بھی پوزیشن یہ ہے کہ تین صوبائی  
 سیکریٹریٹ جہاں ڈی۔ ایس یلوں کے بات ہے لیکن کوئی کمی نہیں ہے تو وہ بھی کرالیگے، جناب اپنے  
 جو جشن میتھل کی رپورٹ کا دائرہ بڑھانا پڑے گا اس میں دوسرے گروپ کو لا کئے پھر فائل کرنا پڑے  
 گا لیکن یہ کچھ حقیقت ہے میرے گزارش ہے آپ سے خاص کر پرنیں موی سے میرا اسلام بھی سے کہ ہم  
 فوراً بیٹھے اور کمیٹی بنائے زراعت کے حوالے سے زراعت میں پھر پیاز بھی آ جاتا ہے ایڈھل کمیٹی بنائے  
 اور کھجور سیب کے بارے میں بھی مشکر یہ جناب اپنے۔

### سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

بلوجستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر ۳۲ نومبر

جناب اپنے: وزیر متعلقہ اپنا مسودہ قانون نمبر ۳۲ پیش کریں۔

سردار عبدالحقیط لوئی: میں بلوجستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر

۳۲ رایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اچیکر: مسودہ قانون پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے پروردگار گیا اگلا مسودہ قانون پیش کریں۔

سردار عبدالحفیظ لوئی: میں بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر

۳۳ رایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اچیکر: مسودہ قانون پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے پروردگار گیا اگلا مسودہ قانون پیش کریں۔

سردار عبدالحفیظ لوئی: میں بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر

۳۴ رایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اچیکر: مسودہ قانون پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے پروردگار گیا اگلا مسودہ قانون پیش کریں۔

سردار عبدالحفیظ لوئی: میں بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر

۳۵ رایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اچیکر: مسودہ قانون پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے پروردگار گیا اگلا مسودہ قانون پیش کریں۔

سردار عبدالحفیظ لوئی: میں بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر

۳۶ رایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اچیکر: مسودہ قانون پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے پروردگار گیا اگلا مسودہ قانون پیش کریں۔

سردار عبدالحفیظ لوئی: میں بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر

۳۷ رایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اچیکر: مسودہ قانون پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے پروردگار گیا اگلا مسودہ قانون پیش کریں۔

سردار عبدالحفیظ لوئی: میں بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر

۳۸ رایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اچیکر: مسودہ قانون پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے پروردگار گیا اگلا مسودہ قانون پیش کریں۔

سردار عبدالحفیظ لوئی: میں بلوچستان مالیاتی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۹ء نمبر

**جناب اپیکر:** مسودہ قانون پیش ہوا اور متعلقہ کمیٹی کے پرد کیا گیا اگلا مسودہ قانون پیش کریں۔

**جناب اپیکر:** تمام مسودہ قانون پیش ہوئے اور متعلقہ کمیٹی کے پرد کے گھے میں یہاں ایک گزارش کرنا چاہوں گا اور معزز اراکین کی توجہ چاہوں گا اور اس سے قبل بھی بات کی گئی اب تک کوئی رپورٹ چیز میں صاحبان کی جانب سے جو اسنیدنگ کمیٹی کے چیئرمین ہے کوئی رپورٹ ان کی جانب سے نہیں آ رہی ہے جب کہ قواعد کے مطابق چیز میں حضرات پابند ہے کہ وہ تیس دن کے اندر اپنی رپورٹ ہاؤس میں پیش کریں میں ایک مرتبہ پھر آج کے اجلاس کے حوالے سے چیز میں حضرات سے گزارش کروں گا کہ اس طرف توجہ دیں، یہ بھی ہماری ذمداداری ہے کہ تم اپنے کمیٹیوں کو فعال بنائیں اور جو کام ہمارے پرد کیا جاتا ہے اس کو مکمل کریں۔

اور اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۹۹ء بوقت تین بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔ شکریہ جی۔

(اسمبلی کی کارروائی بوقت ۳۔۵ پر ۱۳ ستمبر ۱۹۹۹ء بوقت ۳ بجے سہہ پہر تک کیلئے ملتوی ہو گئی)